ایمان افروز 50 پچاس

نصیحتیں

محمد شاہ رخ قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ایمان افروز پچاس 50

نصیحتیں

محمد شاہ رخ قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نــــــــــــــــــام:

ایمان افروز پچاس نصیحتیں

از قـــــلــــــم:

محمد شاہ رخ رضا قادری

سَنَہ اشــــــاعت:
شوال ۱۴۴۴ھ
APRIL 2023

صـــفحات:
101

OUR DESIGNING PARTNER
PS graphics PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 8
خطبۂ کتاب 10
نصیحت نمبر1: 11
نصیحت نمبر2: 12
علم پر عمل کی برکت 12
نصیحت نمبر3: 14
تارکِ غیبت کے لئے محبت الٰہی 14
نصیحت نمبر4: 15
بہترین آقا اور بدترین بندہ 15
نصیحت نمبر5: 16
قبر کی پُکار 16
نصیحت نمبر6: 17
انسان کی پیدائش کا مقصد 17
نصیحت نمبر7: 18
درہم و دینار کے غلام 18

نصیحت نمبر8: 19
تکلیف اٹھائے بغیر مقام نہیں ملتا 19
نصیحت نمبر9: 20
مخلوق پر لعنت نہ کرو 20
نصیحت نمبر10: 21
ایمان والوں کے اعمال 21
نصیحت نمبر11: 22
طالبِ دُنیا کی حیثیت 22
نصیحت نمبر12: 23
عُلَما کی صحبت اختیار کرو 23
نصیحت نمبر13: 24
تباہی وبربادی کے اسباب 24
نصیحت نمبر14: 25
ہر چیز فانی ہے 25
نصیحت نمبر15: 26
سب سے بہترین توشہ 26

نصیحت نمبر16: 27
ابن آدم کی مثال 27
نصیحت نمبر17: 29
ظاہر حسین، باطن خراب 29
نصیحت نمبر18: 30
ابن آدم پر کرم نوازیاں 30
نصیحت نمبر19: 32
نیکیاں اپناؤ اور برکتیں پاؤ 32
نصیحت نمبر20: 33
بے مثال خوبیاں 33
نصیحت نمبر21: 35
خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ رہنا 35
نصیحت نمبر22: 36
قیامت کی دہشتیں 36
نصیحت نمبر23: 39
زبان کو آزاد نہ چھوڑو 39

نصیحت نمبر24: 40
روزے اور قیام کا انعام 40
نصیحت نمبر25: 42
دُشمنِ خدا سے غفلت کیوں؟ 42
نصیحت نمبر26: 44
میرے ہو جاؤ میں تمہارا ہو جاؤں گا 44
نصیحت نمبر28: 45
جنّت کے انعامات 45
نصیحت نمبر27: 47
جَہنّم کے عذابات 47
نصیحت نمبر29: 49
تیرا اور میرا حصّہ 49
نصیحت نمبر30: 51
احمق کو نصیحت کی مثال 51
نصیحت نمبر31: 52
عظیم الشان بشارتیں 52

نصیحت نمبر32: 54
سب سے بڑی موت 54
نصیحت نمبر33: 56
پڑوسی کے حق کی رعایت کر 56
نصیحت نمبر34: 58
اگر تیرے گناہ ظاہر ہو گئے تو 58
نصیحت نمبر36: 61
دُشمنِ اَولیا سے اعلان جنگ 61
نصیحت نمبر35: 61
مساکین پر خرچ نہ کرنے کا سبب 61
نصیحت نمبر37: 63
توبہ میں ٹال مٹول ندامت لاتی ہے 63
نصیحت نمبر38: 66
قبر کا رفیق 66
نصیحت نمبر39: 70
نصیحت کس پر اَثر نہیں کرتی؟ 70

نصیحت نمبر 40: 72
حُصولِ عِلم و مطالعہ کا مقصد 72
نصیحت نمبر 41: 73
نصیحت کے غَلَط اور دُرُست طریقے 73
خوش طبعی میں مگن لوگوں کو وعظ کرنا 73
نصیحت نمبر 42: 75
گناہوں پر کسی کو عار دلانا 75
نصیحت نمبر 43: 76
کسی کے سامنے نصیحت کرنا 76
نصیحت نمبر 44: 77
دُرُست طریقے سے کی گئی نصیحت کی تاثیر 77
نصیحت نمبر 46: 79
اِصلاح کا حسین انداز 79
نصیحت نمبر 45: 80
نصیحت و فضیحت میں فرق 80
نصیحت نمبر 48: 81

چار ہزار اَحادیث میں سے صرف ایک 81
نصیحت نمبر47: 82
اِطاعت و عبادت کی حقیقت 82
نصیحت نمبر49: 84
مناظرے کی اِجازت کب ہے؟ 84
نصیحت نمبر50: 84
دعائے خاص 84
ہماری اردو کتابیں: 88

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

خطبۂ کتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَذْکِرَۃٌ لِّلْعِبَادِ، تَقْوِیَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَی الْعِبَادَۃِ، وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی صَاحِبِ الْمِلَّۃِ الطَّاھِرَۃِ، وَالرِّضْوَانُ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَآلِھِمْ، وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ وَّعلماءِ الْاُمَّۃِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ۔

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اس کی تعریف کرنا تمام بندوں کا وظیفہ، متقی مسلمانوں کی عبادت کی طرف ہمت افزائی ہے۔ اور درود نازل ہو پاک ملت (یعنی دین) والے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیّدُنا محمد مصطفی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر، اور ان کی آل، اَصحاب اور اَصحاب کی آل اور بھلائی کے ساتھ ان کی اِتباع کرنے والوں اور ہر زمانے میں عُلمائے اُمت پر رضائے الٰہی کا نزول ہو۔

اس رسالہ ''ایمان افروز پچاس نصیحتیں'' میں نفع مند بھلائی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے ذریعے نفع عطا فرمائے۔ (آمین)

نصیحت نمبر 1:

اے ابنِ آدم!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جو حساب وکتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرنے میں مصروف ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جو قبر پر یقین رکھنے کے باوجود ہنستا ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جسے آخرت پر یقین ہے پھر بھی پُر سکون ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جو دُنیا (کی حقیقت کو جانتا) اور اس کے زوال پر یقین رکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جو گفتگو تو عالموں جیسی کرتا ہے لیکن اس کا دِل جاہلوں جیسا ہے۔

☆... تعجب ہے اس شخص پر جو پانی کے ذریعے (ظاہری اعضاء کی) پاکی تو حاصل کرتا ہے مگر اس کا دِل (گناہوں کی گندگی) سے آلودہ ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے

لیکن اپنے عیوب سے غافل ہے۔

☆... تعجب ہے اس شخص پر جو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہر عمل سے باخبر ہے پھر بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

☆... تعجب ہے اس پر جو جانتا ہے کہ اسے اکیلے مرنا، اکیلے قبر میں داخل ہونا اور اکیلے ہی حساب دینا ہے پھر بھی لوگوں سے اُنسیت رکھتا ہے۔

(اے ابن آدم! سن!) میں ہی معبودِ حقیقی ہوں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔"

نصیحت نمبر2:

علم پر عمل کی برکت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "میں گواہ ہوں کہ صرف میں ہی معبودِ برحق ہوں، میرا کوئی شریک نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔

☆... جس نے نہ تو میرے فیصلے کو قبول کیا، نہ میری آزمائش پر صبر کیا، نہ میری نعمتوں کا شکر ادا کیا اور نہ ہی میری بخشش (یعنی عطا کردہ نعمت) پر قناعت کی تو اسے چاہئے کہ وہ میرے علاوہ کسی اور رب کی عبادت کرے۔

☆... جس نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ دُنیا پر غمزدہ تھا تو گویا اس نے مجھ سے

ناراضی کی حالت میں صبح کی۔

☆...جس نے کسی مصیبت پر شکوہ و شکایت کی، تحقیق اس نے میری شکایت کی۔

☆...جس نے مالداری کی وجہ سے کسی مالدار کے سامنے عاجزی کا اظہار کیا تو اس کا دو تہائی دین چلا گیا (یعنی کمزور ہو گیا)۔

☆...جس نے میت پر اپنا چہرا پیٹا اور چیخ و پکار کی گویا اس نے نیزہ کے ذریعے میرے ساتھ جنگ کی۔

☆...جس نے کسی قبر پر لکڑی توڑی گویا اس نے اپنے ہاتھ سے میرے کعبے کے دروازے کو گرایا۔

☆...جس نے اس بات کی پروانہ کی کہ کس دروازے سے کھاتا ہے (یعنی حلال و حرام کی پروانہ کی) تو اللہ تعالی کو کوئی پروانہیں کہ وہ اسے کس دروازے سے جہنم میں داخل فرمائے۔

☆...جس نے اپنی نیکیوں میں اضافہ نہ کیا وہ نقصان میں ہے، اور جو خسارے میں ہو اس کے لئے موت ہی بہتر ہے۔

☆...جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ تعالی اسے اس چیز کا علم بھی عطا فرما دیتا ہے جو وہ نہیں جانتا۔

☆...جس نے لمبی امید باندھی اس کا عمل اِخلاص پر مبنی نہیں ہو سکتا۔"

نصیحت نمبر 3:

تارکِ غیبت کے لئے محبت الٰہی

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! قناعت اختیار کر مستغنی ہو جائے گا۔ حسد چھوڑ دے استراحت پا جائے گا۔ حرام سے بچ دین میں مخلص ہو جائے گا۔

☆...جس نے غیبت کو ترک کر دیا اس کے لئے میری محبت ظاہر ہو گئی۔

☆...جس نے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کی وہ لوگوں سے محفوظ ہو گیا۔

☆...جس کی گفتگو حسبِ ضرورت ہو اس کی عقل کامل ہو گئی۔

☆...جس نے کم پر قناعت کی اس نے اللہ تعالی پر بھروسہ کیا۔

اے ابن آدم! تو جو جانتا ہے اس پر تو عمل کرتا نہیں تو مزید کی طلب کیوں کرتا ہے؟

اے ابن آدم! تو دُنیا میں ایسے مصروف ہے گویا تو نے مرنا ہی نہیں اور مال ایسے جمع کر رہا ہے گویا تو (دُنیا میں) ہمیشہ رہے گا۔

اے دُنیا! اپنے حریص کو محروم کر دے، اپنے تارک (یعنی چھوڑنے والے) کو تلاش کر اور دیکھنے والوں کی نگاہ میں شیریں ہو جا۔“

نصیحت نمبر4:

بہترین آقا اور بدترین بندہ

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! جس نے دُنیا پر غمزدہ ہونے کی حالت میں صبح کی وہ اللہ تعالی (کی رحمت) سے دور ہو گیا، دُنیا میں محنت برداشت کی اور آخرت میں مشقت اٹھائی، اللہ تعالی نے اس کے دل میں ایسا رنج وغم ڈال دیا جو اس سے کبھی جدا نہ ہوگا، ایسی مصروفیت لازم کردی جس سے وہ کبھی فارغ نہ ہوگا، ایسے فقر میں مبتلا کردیا جس سے کبھی چھٹکارا نہ پائے گا اور اس کے دل میں ایسی امیدیں پیدا کردیں جو اسے ہمیشہ مصروف رکھیں گی۔

اے ابن آدم! تیری عمر ہر روز کم ہو رہی ہے پھر بھی تجھے اس کا شعور نہیں ہے۔ میں ہر روز تجھے تیرا رزق عطا کرتا ہوں پھر بھی تو شکر نہیں کرتا کہ نہ تو تُو کم پر قناعت کرتا ہے اور نہ ہی کثیر سے تیرا پیٹ بھرتا ہے۔

اے ابن آدم! ہر دن میرے یہاں سے تیرا رزق تیرے پاس آتا ہے جبکہ فرشتے ہر رات میرے پاس تیرا برا عمل ہی لاتے ہیں، میرا رزق کھانے کے باوجود تُو میری نافرمانی کرتا ہے۔ تو مجھ سے دُعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ میری جانب سے تو تیرے پاس بھلائی ہی آتی ہے جبکہ تیری طرف سے میرے پاس تیرا شّر ہی آتا ہے

۔میں تیرا کتنا بہترین آقا و مولیٰ ہوں اور تو میرا کتنا بدترین بندہ ہے۔ تو مجھ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے میں تجھے عطا کر دیتا ہوں۔ تجھے رسوا کرنے والی تیری ہر برائی پر پردہ ڈالتا ہوں۔ میں تجھے ڈھیل دیتا ہوں مگر تجھے مجھ سے حیا نہیں آتی۔ تو مجھے بھول کر میرے علاوہ کسی اور کو یاد کرتا ہے۔ تو لوگوں سے تو خوفزدہ ہوتا ہے لیکن مجھ سے بے خوف ہے۔ ان کی ناراضی سے تو ڈرتا ہے لیکن میرے غضب سے مطمئن ہے۔"

نصیحت نمبر 5:

قبر کی پُکار

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! تو اس شخص کی طرح نہ ہو جانا جو توبہ میں کوتاہی کرتا، لمبی امیدیں باندھتا، آخرت میں بغیر عمل کے کامیابی کی امید رکھتا ہے ۔باتیں تو عابدوں جیسی کرتا ہے لیکن عمل منافقوں جیسا کرتا ہے۔ اگر کچھ عطا کیا جائے تو قناعت نہیں کرتا، اگر (رزق وغیرہ) روک لیا جائے تو صبر نہیں کرتا۔ بھلائی کا حکم تو دیتا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا، بُرائی سے منع تو کرتا ہے مگر خود باز نہیں آتا۔ صالحین سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں اپناتا۔ منافقین سے بغض وعناد تو رکھتا ہے مگر خود بھی انہی جیسے عمل کرتا ہے۔ وہ جو کہتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا اور وہ کرتا ہے جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا۔ جو (حق) خود پورا نہیں کرتا اسے پورا پورا

وصول کرنا چاہتا ہے۔

اے ابن آدم! قبر ہر روز تجھ سے مخاطب ہوکر کہتی ہے : اے آدمی ! (آج تو) تُو میرے اوپر (اکڑ اکڑ کر) چل رہا ہے لیکن (کل) تجھے میرے اندر غم سہنا ہوگا۔ میرے اُوپر تَو شہوتیں تیری خوراک ہیں لیکن میرے اندر تُو کیڑوں کی خوراک بنے گا۔

اے ابن آدم! میں وحشت کا گھر ہوں، میں آزمائش کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں تاریکی کا گھر ہوں، میں سانپ اور بچھوؤں کا گھر ہوں لہٰذا مجھے آباد کر برباد نہ کر۔"

نصیحت نمبر6:

انسان کی پیدائش کا مقصد

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:"اے ابن آدم! میں نے تمہیں اس لئے پیدا نہیں کیا کہ تمہارے ذریعے کمی میں زیادتی کا خواہشمند ہوں، نہ ہی اس لئے کہ تمہارے ذریعے وحشت سے اُنس کا طلبگار ہوں، نہ ہی اس لئے کہ تمہیں ایسے کام پر اپنا معاون (یعنی مددگار) بناؤں گا جس سے میں عاجز ہوں، نہ کسی فائدے کے حصول کے لئے اور نہ ہی کسی نقصان کو دور کرنے کے لئے بلکہ میں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ طویل مدت تک تم میری عبادت کرو، کثرت سے میرا شکر ادا کرو اور صبح و شام میری پاکی بیان

کرو۔

اے ابن آدم! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن واِنس، چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام میری اطاعت پر جمع ہو جائیں، تب بھی میری بادشاہی میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔ جس نے کوشش کی اس نے صرف اپنی ذات کے لئے کوشش کی۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

اے ابن آدم! جیسے اذیت دو گے تمہیں ویسے ہی اذیت دی جائے گی اور تم جیسا کرو گے تمہارے ساتھ ویسا ہی کیا جائے گا۔"

نصیحت نمبر 7:

درہم و دینار کے غلام

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! اے درہم و دینار کے غلام! میں نے یہ دونوں اس لئے بنائے ہیں تاکہ ان کے ذریعے تم میرا رزق کھاؤ، میرے (عطا کردہ) کپڑے پہنو اور میری عظمت و بڑائی کا اظہار کرو لیکن تم نے میری کتاب لے کر پیٹھ پیچھے ڈال دی اور درہم و دینار سروں پر رکھ لئے۔ تم نے اپنے گھروں کو تو آباد کیا لیکن میرے گھروں (یعنی مساجد) کو ویران کر دیا۔ تم نہ تو نیک ہو اور نہ ہی شریف بلکہ تم دُنیا کے غلام ہو۔ تم جیسے لوگوں کی مثال گچ کی (یعنی لپی) ہوئی قبروں کی طرح ہے کہ جن کا

ظاہر تو دلکش ہوتا ہے مگر باطن(یعنی اندرونی حصہ)بدتر ہوتا ہے ، یونہی تم(ظاہراًتو)لوگوں کی اصلاح کرتے ہو، اپنی میٹھی زبان اور اچھے کاموں سے ان سے محبت کرتے ہو لیکن(باطناً)اپنے سخت دلوں ، بُری حالتوں کی وجہ سے ان سے دور ہو۔

اے ابن آدم !اپنے عمل میں اِخلاص پیدا کر کے مجھ سے سوال کریں تجھے مانگنے والوں کی طلب سے کہیں زیادہ عطا کروں گا۔"

نصیحت نمبر8:

تکلیف اٹھائے بغیر مقام نہیں ملتا

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:"اے ابن آدم! میں نے تمہیں یونہی بے کار پیدا نہیں کیا، نہ ہی نا قابل التفات پیدا کیا، اور نہ ہی میں تم سے غافل ہوں بلکہ میں تم سے باخبر ہوں۔تم میری رِضا میں تکلیف و مشقت گوارا کئے بغیر ہرگز میری بارگاہ میں کوئی مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے۔تمہارے لئے میری اطاعت پر صبر کرنا میری نافرمانی پر جرأت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔مجھ سے معذرت کرنے کی بنسبت گناہ کو ترک کر دینا تمہارے لئے نارِ دوزخ سے، زیادہ آسان ہے۔دُنیا کا عذاب، آخرت کے عذاب سے تمہارے لئے کہیں زیادہ آسان ہے۔

اے ابن آدم! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت دی۔تم سب

بھٹکے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں نے محفوظ کرلیا۔ تم میری بارگاہ میں توبہ کرو میں تم پر رحم کروں گا۔ ہر مخفی شئے کو جاننے والے (یعنی ربّ تعالیٰ) کے سامنے پوشیدہ گناہوں پر ڈٹے نہ رہو۔

نصیحت نمبر 9:

مخلوق پر لعنت نہ کرو

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! مخلوق پر لعنت نہ کرو کہ لعنت تمہاری طرف ہی لوٹادی جاتی ہے۔

اے ابن آدم! (ساتوں) آسمان ہوا میں، میرے ناموں میں سے صرف ایک نام کی برکت سے بغیر ستون کے قائم ہیں جبکہ تمہارے دِل میری کتاب کی ہزار نصیحتوں سے بھی سیدھے نہیں ہوتے۔

اے لوگو! جیسے پتھر پانی میں نرم نہیں ہوسکتا ایسے ہی سخت دل میں نصیحت کچھ اثر نہیں کرسکتی۔

اے ابن آدم! تم کیسے گواہی دیتے ہو کہ تم اللہ تعالی کے بندے ہو؟ پھر (گواہی دینے کے بعد) اسی کی نافرمانی کرتے ہو۔ تم کیسے گمان کرتے ہو کہ موت برحق ہے؟ حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ تم اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم

نہیں ہوتا اور تم اسے معمولی خیال کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالی کے نزدیک وہ بہت بڑی ہوتی ہے۔“

نصیحت نمبر10:

ایمان والوں کے اعمال

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ -(پ۱۱، یونس:۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان : اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت۔

(اے ابن آدم!) تم صرف اس پر ہی احسان کرتے ہو، جو تمہارے ساتھ احسان کرتا ہے، صرف اسی کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہو جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے ، صرف اسی سے گفتگو کرتے ہو جو تمہارے ساتھ گفتگو کرتا ہے ، صرف اسی کو کھانا کھلاتے ہو جو تمہیں کھلاتا ہے ، صرف اسی کی عزت کرتے ہو جو تمہاری عزت کرتا ہے حالانکہ کسی کو کسی پر کچھ فضیلت حاصل نہیں ہے (سوائے تقویٰ کے)۔ ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر ایمان رکھتے ، برائی کرنے والوں

کے ساتھ بھلائی کرتے، قَطع تَعلُّق کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے، محروم کرنے والوں کو معاف کرتے، خیانت کرنے والوں کو امان دیتے، ترکِ تعلق کرنے والوں سے تعلق جوڑتے اور بے عزتی کرنے والوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور بے شک میں تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوں۔"

نصیحت نمبر 11:

طالبِ دُنیا کی حیثیت

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے لوگو! دُنیا تو صرف اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔ اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں۔ اسے وہی جمع کرتا ہے جسے کچھ عقل نہیں۔ اس پر وہی خوش ہوتا ہے جسے کچھ سمجھ بوجھ نہیں۔ اس کی حرص صرف اسے ہی ہے جس کے پاس توکل نہیں۔ اس کی لذات وہی تلاش کرتا ہے جو اس کی حقیقت سے ناواقف ہے۔ جس نے فنا ہو جانے والی نعمت اور ختم ہو جانے والی زندگی کا ارادہ کیا تحقیق اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اپنے رب تعالی کی نافرمانی کی، وہ آخرت کو بھول گیا، دُنیا نے اسے دھوکے میں ڈال دیا اور اس نے گناہ کے ظاہر و باطن کا ارادہ کیا۔

(اللہ تعالی قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَیُجۡزَوۡنَ بِمَا کَانُوۡا یَقۡتَرِفُوۡنَ (۱۲۰)

(پ۸،الانعام:۱۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے۔

اے ابن آدم! میرا لحاظ، میرے ساتھ تجارت اور میرے ساتھ لین دین کرو اور مجھ سے بطورِ منافعہ وہ چیز لے لو جسے نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دِل پر اس کا خیال گزرا۔ میرے خزانے نہ تو کبھی ختم ہوں گے اور نہ ہی کم اور میں بڑا کریم و جواد ہوں۔

نصیحت نمبر 12:

عُلَما کی صحبت اختیار کرو

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم!

اُذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْۚ-وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ(۴۰)(پ۱، البقرۃ:۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔

☆...جیسے تم کسی راہنما کے بغیر راستہ تلاش نہیں کر سکتے ایسے ہی (نیک) عمل کے بغیر جنت کی طرف کوئی راستہ نہیں۔

☆... جیسے تدبیر کے بغیر مال جمع نہیں کیا جاسکتا ایسے ہی میری عبادت پر صبر کے بغیر تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے۔

لہٰذا نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرو۔ مساکین کی رضا کے ذریعے میری رضا تلاش کرو۔ عُلما کی صحبت اختیار کرکے میری رحمت کی طرف رغبت اختیار کرو کیونکہ عُلما سے میری رحمت پلک جھپکنے کی مقدار بھی جدا نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جو میں کہہ رہا ہوں اسے توجہ سے سنو! یہ حق ہے کہ جس نے مسکین پر بڑائی جتائی بروزِ قیامت میں اسے چیونٹی کی صورت میں اٹھاؤں گا، جس نے اس کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کیا میں دُنیا وآخرت میں اسے بلندی عطا فرماؤں گا، جس نے مسکین کے راز کی پردہ دری کی بروزِ قیامت میں اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ اس کا راز پوشیدہ نہ ہوگا، جس نے کسی فقیر کی اہانت کی تو اس نے مجھ سے اعلان جنگ کیا اور جو مجھ پر ایمان لائے گا فرشتے دُنیا و آخرت میں اس سے مصافحہ کریں گے۔"

نصیحت نمبر13:

تباہی وبربادی کے اسباب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! کتنے چراغ ایسے ہیں جنہیں خواہش

نفس نے بجھا دیا؟

☆...کتنے عبادت گزار ایسے ہیں جنہیں خود پسندی نے ہلاک کر دیا؟

☆...کتنے مالدار ایسے ہیں جنہیں مالداری نے تباہ کر دیا؟

☆...کتنے محتاج ایسے ہیں جنہیں محتاجی نے برباد کر دیا؟

☆...کتنے تندرست ایسے ہیں جنہیں تندرُستی نے بگاڑ دیا؟

☆...کتنے عالم ایسے ہیں جنہیں (غیر نافع) علم نے ہلاک کر دیا؟

☆...کتنے جاہل ایسے ہیں جنہیں جہالت نے تباہ و برباد کر دیا؟

لٰہذا اگر رکوع کرنے والے عمر رسیدہ، گڑگڑانے والے نوجوان، دودھ پیتے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو میں تم پر آسمان کو لوہا، زمین کو ہموار میدان اور مٹی کو راکھ بنا دیتا اور آسمان سے بارش کا ایک قطرہ نہ اُتارتا، زمین سے ایک دانہ نہ اُگاتا بلکہ تم پر سخت عذاب نازل کر دیتا۔“

نصیحت نمبر 14:

ہر چیز فانی ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! تم جس قدر میرے محتاج ہو اتنا ہی مجھ سے سوال کرو، آگ (یعنی عذاب) برداشت کرنے کے برابر میری نافرمانی کرو اور اپنی

ڈھیل دی ہوئی موت، موجودہ رزق اور پوشیدہ گناہوں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ (یاد رکھو!)

هُوَ ؕ-كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ-لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۠ (۸۸) (پ۲۰، القصص: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍۚۖ (۲۶) وَّ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِۚ (۲۷) (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۶، ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے، اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

نصیحت نمبر 15:

سب سے بہترین توشہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! اگر تیرا دِین دُرست رہا تو تیرا عمل، تیرا گوشت اور تیرا خون بھی دُرست رہے گا اور اگر تیرے دِین میں بگاڑ پیدا ہو گیا تو تیرا عمل، تیرا گوشت اور تیرا خون بگڑ جائے گا۔ پس تو اس چراغ کی طرح نہ ہو جانا جو خود کو جلا کر لوگوں کو روشنی مہیا کرتا ہے۔ اپنے دِل سے دُنیا کی محبت نکال دے کیونکہ میں کسی

دِل میں دُنیا اور اپنی محبت کبھی جمع نہیں کرتا۔ رزق جمع کرنے کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ نرمی سے پیش آ کیونکہ رزق لکھا جا چکا ہے ۔ حریص محروم اور بخیل، قابلِ مذمت ہے ۔ نعمت ہمیشہ نہیں رہتی، (بغیر کسی شرعی وجہ کے) چھان بین کرنا نحوست، موت برحق، حق جانا پہچانا ہے، سب سے اچھی حکمت خشوع، سب سے عمدہ غنا (یعنی تونگری) قناعت اور سب سے بہترین توشہ تقویٰ ہے ۔ دِل میں آنے والی سب سے بہترین چیز یقین ہے اور تمہیں عطا کردہ نعمتوں میں سے سب سے بہترین نعمت عافیت ہے۔"

نصیحت نمبر 16:

ابن آدم کی مثال

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(۲)

(پ۲۸، الصف:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔

تم بہت کچھ کہتے ہو لیکن خود اس کے خلاف کرتے ہو۔ کتنی ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے لوگوں کو تو منع کرتے ہو لیکن خود اُن سے باز نہیں آتے؟

☆...کتنی ایسی باتیں ہیں کہ جن کا حکم تو دیتے ہو لیکن خود اُن پر عمل نہیں کرتے ؟

☆...کتنا کچھ جمع کرتے ہو مگر کھاتے نہیں ہو؟

☆...توبہ کے کتنے مواقع ایسے ہیں کہ جنہیں ہر روز ٹال دیتے ہو؟ بلکہ سالہا سال تک مؤخر کرتے رہتے ہو پھر تمہیں مہلت نہیں دی جائے گی۔

☆...کیا تمہیں موت سے امان حاصل ہو چکا ہے ؟

☆...کیا جہنم سے آزادی تمہارے ہاتھ میں ہے ؟

☆...کیا جنتوں کی کامیابی کا تمہیں یقین حاصل ہو گیا ہے ؟

☆...کیا تمہارے اور رحمن تعالی کے درمیان رحمت و مغفرت کا معاہدہ ہو چکا ہے ؟

نعمتوں نے تمہیں ناشکرا کر دیا، احسان و بھلائی نے تمہیں بگاڑ دیا اور دُنیا کی لمبی امید نے تمہیں دھوکے میں مبتلا کر دیا۔ تم نے صحت و سلامتی کو غنیمت نہ جانا پس تمہارے دن مقرر اور تمہاری سانسیں گنی چنی رہ گئی ہیں ، لہٰذا تمہارے ہاتھوں میں جو کچھ باقی ہے اسے (اپنی نجات کے لئے) آگے بھیج دو۔

اے ابن آدم! تو اپنے کام میں متوجہ ہے حالانکہ تیری پیدائش کے دن سے ہر روز تیری عمر گھٹتی جارہی ہے اور تو ہر روز اپنی قبر کے قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے عنقریب تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

اے ابن آدم! دُنیا میں تمہاری مثال مکھی کی سی ہے کہ جب بھی وہ شہد پر گرتی ہے تو اس میں پھنس کر رہ جاتی ہے، تمہارا بھی یہی حال ہے۔ تم اس لکڑی کی طرح نہ بن جانا جو خود کو جلا کر دوسروں کو روشنی مہیا کرتی ہے۔"

نصیحت نمبر 17:

ظاہر حسین، باطن خراب

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! وہ اَعمال اِختیار کر جن کا میں نے تجھے حکم دیا ہے اور ان سے رُک جا جن سے میں نے تجھے منع کیا ہے پھر میں تجھے ایسی حیاتِ جاوِدانی (یعنی ہمیشہ کی زندگی) عطا کروں گا کہ تجھے کبھی موت نہیں آئے گی، اور میں زندہ ہوں مجھے کبھی موت نہیں آئے گی۔ جب میں کسی شئے کو "کُن" (یعنی ہو جا) کہتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے۔

اے ابن آدم! اگر تیرا اندازِ گفتگو دِل کش اور عمل برا ہے تو تُو منافقین کا سردار ہے اور اگر تیرا ظاہر حسین اور باطن خراب ہے تو تُو ان ہلاک ہونے والوں میں سے ہے جو اللہ تعالی کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

(چنانچہ، قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:)

وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾

(پ ا، البقرۃ:۹)

ترجمۂ کنزالایمان : اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

اے ابن آدم! جنت میں صرف وہی شخص داخل ہو گا جس نے میری عظمت و بزرگی کی خاطر تواضع اختیار کی، سارادن میرے ذکر میں مشغول رہااور میرے خوف کی وجہ سے خود کو شہوات سے روکے رکھا۔ بے شک میں ہی غریب کو پناہ، فقیر کو امن اور یتیم کو عزت دینے والا ہوں، اس کے لئے شفیق باپ سے بھی زیادہ مہربان اور بیوہ کے لئے شفیق و مہربان شوہر سے بھی زیادہ مہربان ہوں۔ لہٰذا جو بندہ ان صفات کا حامل ہو گا میں اس کی ہر فرمائش پوری کروں گا، جب وہ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں دُعا کرے گا تو میں اس کی دُعا قبول کروں گا اور جب مجھ سے سوال کرے گا تو اسے عطا فرماؤں گا۔'

نصیحت نمبر 18:

ابن آدم پر کرم نوازیاں

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! جب میری مثل کوئی نہیں تو میرے علاوہ کس سے فریاد کرو گے۔

☆...کب تک مجھے بھلائے رکھو گے حالانکہ میں اس کا سزاوار نہیں (کہ تم مجھے بھلادو)۔

☆...کب تک میری ناشکری کرتے رہو گے حالانکہ میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا؟

☆...کب تک میری نعمتوں کو جھٹلاتے رہو گے ؟

☆...کب تک میرے احکام کی توہین کرتے رہو گے حالانکہ میں نے تم پر تمہاری طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا؟

☆...کب تک مجھ سے جفا کرتے رہو گے ؟

☆...کب تک میرا انکار کرتے رہو گے حالانکہ میرے علاوہ تمہارا کوئی اور رب (یعنی پالنے والا) نہیں ؟

☆... جب تم بیمار ہوتے ہو تو میرے علاوہ کون سا طبیب تمہیں شفا دیتا ہے ؟ پس تم مجھ سے شکوہ کرتے اور میرے فیصلے سے ناخوش ہوتے ہو۔

☆...میں ہی ہوں جو آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برساتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ یہ فلاں ستارے کے سبب برسائی گئی ہے۔اس طرح تم میرا انکار کرتے اور ستارے پر ایمان لاتے ہو۔

☆...میں ہی ہوں کہ تم پر طے شدہ، تُلی ہوئی، گنی ہوئی، وزن کی ہوئی، لکھی ہوئی مقدار میں رحمت نازل کرتا ہوں۔اگر تم میں سے کسی کو تین دن کی غذا مل جائے تو پھر

بھی وہ یہی کہتا ہے کہ میں مصیبت میں ہوں، کوئی بھلائی نہیں پہنچی۔ پس اس نے میری نعمت کی ناشکری کی۔

☆...جس نے مال کی زکوۃ ادا نہ کی بیشک اس نے میرے حکم کو ہلکا جانا اور جب اسے وقتِ نماز کا علم ہو گیا اور اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ کیا تو وہ مجھ سے غافل ہو گیا۔"

نصیحت نمبر19:

نیکیاں اپناؤ اور برکتیں پاؤ

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! صبر اور عاجزی کی عادت اپنا میں تجھے بلندی عطا فرماؤں گا،

میرا شکر کر مزید نعمتیں عطا کروں گا، مجھ سے مغفرت طلب کر تجھے بخش دوں گا، مجھ سے دُعا مانگ تیری دُعا قبول کروں گا، میری بارگاہ میں توبہ کر قبول کروں گا، مجھ سے سوال کر عطا کروں گا، صدقہ کر تیرے رزق میں برکت ڈال دوں گا، صلہ رحمی کر تیری زندگی بڑھادوں گا، دیرپا تندرستی کے ساتھ عافیت، تنہائی میں سلامتی، (نیکیوں کی) رغبت میں اِخلاص، میری بارگاہ میں سچی توبہ کرتے ہوئے پرہیزگاری اور قناعت اِختیار کرتے ہوئے مجھ سے کفایت شعاری کا سوال کر۔

اے ابن آدم! شکم سیر ہونے کے ساتھ عبادت کی خواہش کیسے کرتے ہو؟

☆...مال و دولت کی محبت کے ساتھ محبت الٰہی کی تمنا کیوں کر کرتے ہو؟

☆... محتاجی کا خوف رکھتے ہوئے خوفِ خدا کی خواہش کیسے کرتے ہو؟

☆...دُنیا کی حرص کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری کی طمع کیسے رکھتے ہو؟

☆... مسکینوں (کی معاونت) کے بغیر رضائے الٰہی کیسے تلاش کرتے ہو؟

☆...بخل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی تمنا کیوں کر کرتے ہو؟

☆...دُنیا کی محبت اور اپنی واہ واہ کے ساتھ ساتھ طلبِ جنت کی خواہش کیسے کرتے ہو؟

☆...علم کی کمی کے ساتھ کامیابی کی تمنا کیوں کر کرتے ہو؟‘‘

نصیحت نمبر20:

بے مثال خوبیاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ’’اے لوگو! کفایت شعاری جیسی کوئی زندگی نہیں، تکلیف دینے سے باز آنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، اَدَب (یعنی تعظیم) سے بڑھ کر کوئی محبت نہیں، توبہ جیسا کوئی شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) نہیں، علم جیسی کوئی عبادت نہیں، خوف و خشیت جیسی کوئی دُعا نہیں۔ صبر جیسی کوئی کامیابی نہیں، توفیق جیسی کوئی خوش بختی نہیں، عقل سے زیادہ آراستہ کوئی زینت نہیں، بُردباری سے زیادہ مانوس کوئی

دوست نہیں۔ اے ابن آدم! خود کو میری عبادت کے لئے فارغ کرلے میں تیرے دل کو غنا (یعنی تونگری) سے بھر دوں گا، تیرے رزق میں برکت ڈال دوں گا اور تیرے جسم کو راحت و سکون عطا کروں گا۔ میرے ذکر سے کبھی غافل نہ ہونا کیونکہ اگر تُو میرے ذکر سے غافل ہو گیا تو تیرے دل کو محتاجی سے، جسم کو تھکاوٹ و بیماری سے اور تیرے سینے کو غم سے بھر دوں گا۔ اور اگر تو اپنی باقی ماندہ زندگی کی قدر جان لے تو اپنی بقیہ امیدوں میں تُو ضرور پرہیز گاری اختیار کرے گا۔

اے ابن آدم! میری عطا کردہ عافیت کے ذریعے ہی تو نے میری اطاعت پر قوت حاصل کی، میری دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہی میرے فرض کو ادا کیا، میرے دیئے ہوئے رزق کے ذریعے ہی میری نافرمانی پر طاقت حاصل کی، تُو نے جو کچھ چاہا میری مشیت سے ہی چاہا، اپنے لئے جو کچھ کیا میرے ارادے ہی سے کیا، میری نعمت کے ذریعے تو کھڑا ہوا، بیٹھا اور لوٹا، میری حفاظت میں ہی تو نے صبح و شام کی، میرے فضل و کرم سے ہی تو نے زندگی بسر کی، میری عطا کردہ نعمتیں ہی استعمال کیں، میری دی ہوئی عافیت سے ہی آراستہ ہوا پھر مجھے بھول گیا اور میرے غیر کو یاد رکھا تو نے میرا حق اور شکر کیوں ادا نہ کیا؟"

نصیحت نمبر21:

خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ رہنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! موت تیرے بھیدوں پر سے پردہ اُٹھادے گی، قیامت تیرے اعمال کی آزمائش کرے گی، (جہنم کا)عذاب تیرے رازوں کی پردہ دری کردے گا، پس کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھنا، ہاں یہ ضرور دیکھنا کہ تو کس کی نافرمانی کررہا ہے۔ جب تجھے تھوڑا رزق دیا جائے تو تو اس کی قلت کو نہ دیکھنا، مگر اسے ضرور دیکھنا جس نے تمہیں رزق دیا۔ کسی صغیرہ گناہ کو معمولی مت سمجھنا کیونکہ تم نہیں جاتے کہ کس گناہ سے تم اللہ تعالیٰ کو ناراض کردو۔ میری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ رہنا کیوں کہ میری خفیہ تدبیر اندھیری رات میں پہاڑ پر موجود چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

اے ابن آدم! کیا میری نافرمانی کے بعد میرے غضب کو یاد کیا؟

☆...جس سے میں نے تجھے منع کیا، کیا اس سے باز رہا؟

☆...کیا میرے فرض کو ایسے ہی اَدا کیا جیسا کہ میں نے حکم دیا؟

☆...کیا اپنے مال سے مسکینوں کی مدد کی؟

☆...کیا اپنے ساتھ بُرائی سے پیش آنے والے کے ساتھ بھلائی کی؟

☆...کیا اسے معاف کیا جس نے تجھ پر ظلم کیا؟

☆...کیا قطع تَعَلُّق کرنے والے کے ساتھ صلہ رحمی کی؟

☆...کیا خیانت کرنے والے کے ساتھ انصاف کیا؟

☆...کیا ترکِ تَعَلُّق کرنے والے کے ساتھ کلام کیا (یعنی تعلّق جوڑا)؟

☆...کیا اپنے والد کا اَدَب واِحترام کیا؟

☆...کیا پڑوسی کو راضی کیا؟

☆...کیا اپنے دینی و دنیاوی معاملے میں عُلما سے سوال کیا؟

(سنو!) میں تمہاری صورتوں اور جسمانی خوبیوں کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا اور تمہاری اِن خصلتوں سے راضی ہوتا ہوں۔"

نصیحت نمبر22:

قیامت کی دہشتیں

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! اپنے آپ کو اور میری ساری مخلوق کو دیکھ اگر خود سے بڑھ کر کسی کو عزت دار پائے تو اس کی عزت و شرافت کو اپنی طرف پھیر دے ورنہ توبہ اور نیک عمل کے ذریعے خود کو معزز و مکرّم بنانے کی کوشش کر اگر تیرا نفس تجھ پر غالب ہے تو اپنے اوپر اللہ تعالی کا احسان اور وہ عہد یاد کر جو اس نے تم

سے کیا تھا جب کہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مانا۔ اور قیامت، ہار والوں کی ہار کھلنے اور حق (یعنی حاضر) ہونے والی کے دن سے قبل اللہ تعالی سے ڈرو۔

(جس کے بارے میں قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾

(پ۲۹، معارج:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۙ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

(پ۲۹، مرسلت:۳۵،۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں۔

عام مصیبت اور چنگھاڑ کے دن سے ڈرو۔

(چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:)

يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾

(پ۲۹، الدہر:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے۔

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَ الۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۠﴿۱۹﴾ (پ۳۰، الانفطار:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے۔

پانی نہ ملنے کے دن، زلزلہ اور دل ہلا دینے والی کے دن، پہاڑوں کو زور زور سے ہلائے جانے کے دن، سزا کے روا ہونے کے دن، جلد زوال آنے کے دن، چنگھاڑ اور پکڑ کے دن اور اس دن کے آنے سے قبل اللہ تعالی سے ڈرو جس میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔"

(چنانچہ، قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۱﴾

(پ۹، الانفال:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے۔

نصیحت نمبر 23:

زبان کو آزاد نہ چھوڑو

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ(۴۱) وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۴۲) (پ۲۲، الاحزاب: ۴۱، ۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی پاکی بولو۔

اے موسیٰ بن عمران (عَلَیْہِ السَّلَام)! اے صاحبِ بیان! میرا کلام توجہ سے سنو! میں اللہ ہوں، میں ملک الدیّان (یعنی قہّار و جبّار بادشاہ) ہوں، میرے اور تیرے درمیان کوئی ترجمان نہیں۔ سود خور کو میرے غضب اور دونی آگ کی خبر سنادو۔

اے ابن آدم! جب تو اپنے دل میں سختی، جسم میں بیماری، رزق میں تنگی اور مال میں کمی پائے تو جان لینا کہ یہ تیرے لایعنی (یعنی فضول) کلام کرنے کے سبب ہے۔

اے ابن آدم! تیرا دِین اس وقت تک دُرست نہیں ہوسکتا جب تک تیری زبان سیدھی نہ ہو اور تیری زبان تب تک سیدھی نہیں ہوسکتی جب تک تو اپنے رب تعالیٰ سے حیا نہ کرے۔

اے ابن آدم! جب تو لوگوں کے عیوب دیکھے اور اپنے عیبوں کو بھول جائے تو بے شک تُو نے شیطان کو راضی اور رحمن تعالی کو غضب ناک (یعنی ناراض) کیا۔

اے ابن آدم! تیری زبان شیر کی مانند ہے اگر تو نے اسے چھوڑ دیا تو یہ تجھے قتل کر ڈالے گی، پس تیری ہلاکت اسے آزاد چھوڑنے میں (پوشیدہ) ہے۔"

نصیحت نمبر24:

روزے اور قیام کا انعام

اللہ تعالی (کھلے دُشمن شیطان کے بارے میں تنبیہ کرتے ہوئے، قرآنِ پاک میں) ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ

(پ ۲۲، الفاطر: ٦)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان تمہارا دُشمن ہے تو تم بھی اسے دُشمن سمجھو۔

(لہٰذا) اے ابن آدم! اس دِن کو جان لو جس میں تمہیں گروہ در گروہ اٹھایا جائے گا، تم رحمن تعالی کے حضور صف بہ صف کھڑے ہو کر حرف بہ حرف اَعمال نامہ پڑھو گے، چھپ کر اور اعلانیہ کئے گئے تمام گناہوں کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔

(چنانچہ، قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ(۸۵) وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ(۸۶)

(پ۱۶، مریم:۸۶،۸۵)

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمن کی طرف لے جائیں گے مہمان بناکر اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

اس میں تم سے وعدہ بھی ہے اور تمہارے لئے وعید بھی۔ بے شک میں اللہ ہوں، میرا کوئی مثل نہیں، میرے غلبے واقتدار کی طرح کسی کا غلبہ واقتدار نہیں۔ جس نے اپنی زندگی میں اِخلاص کے ساتھ روزے رکھے میں اسے مختلف قسم کے کھانوں سے اِفطار کراؤں گا۔ جس نے رات بھر قیام کیا میں اسے اپنی طرف سے ایک خاص شان یعنی اعلیٰ مرتبہ عطا فرماؤں گا۔ جس نے میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھوں کو جھکا لیا(یعنی انہیں دیکھنے سے بچا) میں اسے جہنم سے امان عطا کردوں گا۔ میں ہی (تمہارا) ربّ تعالیٰ ہوں، لہٰذا مجھے پہچانو۔

☆...میں ہی نعمتیں عطا کرنے والا ہوں میرا شکر ادا کرو۔

☆...میں ہی (تمہارا) نگہبان و محافظ ہوں مجھے یاد رکھو۔

☆...میں ہی (تمہارا) مددگار ہوں، لہٰذا میرے (دین کے) مددگار بن جاؤ۔

☆...میں ہی مغفرت کرنے والا ہوں، لہٰذا مجھ سے ہی بخشش طلب کرو۔

☆...میں ہی مطلوب و مقصود ہوں، لہٰذا مجھے ہی پانے کا قصد کرو۔

☆...میں ہی عطا کرنے والا ہوں، لہٰذا مجھ سے ہی سوال کرو۔

☆...میں ہی معبودِ حقیقی ہوں، لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔

☆...میں (تمہارے تمام اَعمال سے) باخبر ہوں، لہٰذا مجھ سے ڈرو۔“

نصیحت نمبر25:

دُشمنِ خدا سے غفلت کیوں؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:”اے ابنِ آدم!

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ-وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ-لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُؕ(۱۸) اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۫ (پ۳، آلِ عمران: ۱۸، ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

وَ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ﴿۸۵﴾ (پ۳، آلِ عمران: ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اِسلام کے سوا کوئی دِین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

ہر ایک کو جنت کی بہترین خوشخبری ہو۔

☆...جس نے اللہ تعالی کو اچھی طرح پہچان کر اس کی اطاعت کی وہ نجات پا گیا۔

☆...جس نے شیطان کو جان کر اس کی نافرمانی کی وہ محفوظ ہو گیا۔

☆...جس نے حق پہچان کر اس کی اتباع کی وہ بے خوف ہو گیا۔

☆...جس نے باطل کو جان کر اس سے بچنے کی سعی (یعنی کوشش) کی وہ کامیاب ہو گیا۔

☆...جس نے شیطان اور دُنیا کو جان کر انہیں ٹھکرا دیا وہ سعادت مند ہو گیا۔

☆...جس نے آخرت کو پہچان کر اسے تلاش (کرنے کا ارادہ) کیا وہ ہدایت پا گیا، بے شک اللہ تعالی جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔

اے ابن آدم! جب اللہ تعالی تیرے رزق کا کفیل ہے تو پھر تیرا طویل مدت کا اِہتمام کس لئے؟

☆...جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوض مل جاتا ہے تو پھر بخل کا ہے کا؟

☆...جب ابلیس اللہ تعالیٰ کا دُشمن ہے تو پھر اس سے غفلت کیوں؟

☆...جب دوزخ کا عذاب (برحق) ہے تو پھر استراحت و سکون کس لئے؟

☆...جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ثواب جنت ہے تو پھر نافرمانی کیوں؟

☆...جب ہر چیز میرے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) فیصلے کے مطابق ہے تو پھر جزع و فزع کا ہے کی؟"

(اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:)

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ (۲۳) (پ۲۷، الحدید: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا (شیخی بگھارنے والا) بڑائی مارنے والا۔

نصیحت نمبر 26:

میرے ہو جاؤ میں تمہارا ہو جاؤں گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! کثیر زادِ راہ اکٹھا کر لو کیونکہ راستہ بہت

طویل ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے روزانہ قیام کیا کرو اس لئے کہ جنت کے راستے میں حائل گھاٹیاں بہت گہری ہیں، اچھے اعمال بجالاؤ کیونکہ پل بہت باریک ہے، ہر کام اِخلاص کے ساتھ کرو کہ پرکھنے والا باخبر ہے۔ تمہاری خواہشات جنت میں اور راحت و سکون آخرت میں ہے اور تمہارے پاس بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، لہٰذا تم میرے ہو جاؤ میں تمہارا ہو جاؤں گا۔ دُنیا میں عاجزی وانکساری اور فرمانبرداروں سے محبت کرنے کے سبب میرا قرب حاصل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

نصیحت نمبر 28:

جنّت کے انعامات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اے لوگو! تم ختم ہونے والی دُنیا اور منقطع ہونے والی زندگی میں کیسے دلچسپی رکھتے ہو؟ بے شک اطاعت گزاروں کے لئے جنتیں ہیں جن کے آٹھ دروازوں سے وہ داخل ہوں گے، ہر جنت میں 70 ہزار باغ ہیں، ہر باغ میں یاقوت کے 70 ہزار محل ہیں، ہر محل میں زمرد کی 70 ہزار حویلیاں ہیں، ہر حویلی میں سرخ سونے کے 70 ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں انتہائی سفید چاندی کے 70 ہزار کمرے ہیں، ہر کمرے میں مٹیالے رنگ کے 70 ہزار دسترخوان ہیں، ہر دسترخوان پر جواہرات کی 70 ہزار رِکابیاں ہیں، ہر رکابی میں 70 قسم کے کھانے ہیں، ہر کمرے

کے اردگرد سرخ سونے کے 70 ہزار تخت ہیں، ہر تخت پر ریشم، استبرق (ایک خاص قسم کا نفیس کپڑا) اور دیباج (قیمتی ریشمی کپڑا جس کا تانا بانا ریشم کا ہوتا ہے) کی 70 ہزار چادریں ہیں، ہر تخت کے اردگرد آبِ حیات، دودھ، شہد اور (پاکیزہ) شراب کی 70 ہزار نہریں ہیں، ہر نہر کے بیچ میں 70 ہزار اَقسام کے پھل ہیں، ہر گھر میں گھرے سرخ رنگ کے 70 ہزار خیمے ہیں، ہر بچھونے پر بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے ایک حور ہوگی جس کے سامنے 70 ہزار ایسی خادمائیں ہوں گی گویا کہ وہ انڈے ہیں، ہر محل کے ابتدائی حصے میں 70 ہزار قبے ہیں، ہر قبے میں رحمن تعالی کی طرف سے 70 ہزار ایسے تحفے ہیں کہ جنہیں نہ توکسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔

(اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:)

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَۙ(۲۰) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَؕ(۲۱) وَحُوْرٌ عِيْنٌۙ(۲۲) كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوِٴ الْمَكْنُوْنِۚ(۲۳) جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(۲۴) (پ۲۷، الواقعة: ۲۰تا۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی صلہ ان کے اعمال کا۔

انہیں اس میں نہ تو موت آئے گی، نہ بوڑھے ہوں گے، نہ غمگین، نہ روزہ رکھیں

گے، نہ نماز ادا کریں گے، نہ بیمار ہوں گے اور نہ ہی بول و براز کریں گے (یعنی پیشاب و پاخانہ نہ کریں گے بلکہ غذا خوشبودار پسینہ بن کر جسم سے نکل جائے گی)۔

(چنانچہ، قرآنِ پاک ارشاد ہوتا ہے:)

وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ(۴۸) (پ۱۴، الحجر: ۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں۔

لہٰذا جو اسے طلب کرنا چاہے اور جسے میرا اعزاز و اکرام، جوارِ رحمت اور میری نعمت یاد ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ سچائی، دُنیا کی اہانت اور کم پر قناعت کرتے ہوئے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔"

نصیحت نمبر 27:

جہنّم کے عذابات

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! تم کیسے نافرمانی کرتے ہو حالانکہ سورج کی تپش سے گھبرا جاتے ہو، جب کہ جہنم کے سات طبقات ہیں جن میں ایسی آگ ہے جس کا بعض بعض کو کھا رہا ہے (یعنی بہت تیز آگ ہے)، اس کے ہر طبقے میں آگ کی 70 ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں 70 ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں 70 ہزار کمرے ہیں، ہر کمرے میں 70 ہزار کنویں ہیں، ہر کنویں میں آگ کے 70 ہزار تابوت ہیں،

ہر تابوت میں آگ کے 70 ہزار بچھو ہیں، ہر تابوت پر زقوم (زقوم: ایک تلخ اور بدبودار درخت جس کا پھل اہلِ دوزخ کی غذا ہے) کے 70 ہزار درخت ہیں، ہر درخت کے نیچے جہنم کے 70 ہزار سربراہ ہیں، ہر سربراہ کے ساتھ 70 ہزار فرشتے، اور (ہر تابوت میں) 70 ہزار اژدھے ہیں، ہر اژدھے کی لمبائی آگ کے 70 ہزار ہاتھ ہیں، ہر اژدھے کے پیٹ میں سیاہ زہر کا سمندر ہے، اور (تابوت میں موجود) ہر بچھو کی ہزار دُمیں ہیں، ہر دم کی لمبائی 70 ہزار ہاتھ ہے، ہر دم میں سرخ زہر کے 70 ہزار رطل ہیں (رطل مخصوص وزن یا پیمانے کو کہتے ہیں)، مجھے اپنی ذات کی قسم!

وَالطُّوۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ﴿۲﴾ فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّ الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ﴿۴﴾ وَ السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ﴿۵﴾ وَ الۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۙ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور: ۱تا۶)

ترجمۂ کنزالایمان: طور کی قسم اور اس نوشتہ کی جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیتِ معمور اور بلند چھت اور سلگائے ہوئے سمندر کی۔

اے ابن آدم! میں نے اس دوزخ کو کافر، چغلخور، والدین کے نافرمان، ریاکار، مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، زانی، سود خور، شرابی، یتیم پر ظلم کرنے والے، دھوکے باز، نوحہ کرنے والے اور پڑوسیوں کو اذیت پہنچانے والوں کے لئے پیدا کیا ہے۔

(قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۷۰)

(پ۱۹،الفرقان:۷۰)

ترجمۂ کنزالایمان : مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تو اے میرے بندو! اپنی جانوں پر رحم کرو کیونکہ بدن کمزور، سفر لمبا، بوجھ بھاری، پل باریک، پرکھنے والا باخبر اور فیصلہ فرمانے والا رب العالمین تعالی ہے۔

نصیحت نمبر29:

تیرا اور میرا حصّہ

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! مال میرا ہے جب کہ تو میرا بندہ ہے، میرے مال سے تیرا صرف اتنا حصہ ہے جتنا تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے محفوظ کر لیا۔ میرا اور تیرا حصہ تین قسم پر ہے: ایک میرے لئے خاص اور ایک تیرے لئے، جب کہ ایک ہم دونوں کے لئے ہے۔ جو میرے لئے خاص ہے وہ تیری روح ہے، جو تیرے لئے خاص ہے وہ تیرا عمل ہے اور جو ہم دونوں کے لئے ہے

وہ یہ ہے کہ تو دُعا کرے اور میں اسے قبول کروں۔

اے ابن آدم! تقویٰ و پرہیزگاری اور قناعت اختیار کر تجھے میرا دیدار نصیب ہوگا، میری عبادت کر میرا ہو جائے گا اور مجھے تلاش کر، پالے گا۔

اے ابن آدم! جب تو بھی ان امرا کی مثل ہو جائے گا جو فسق و فجور کی وجہ سے آگ میں داخل ہوں گے، ان عربوں کی طرح ہو جائے گا جو نافرمانی کے سبب جہنم میں داخل ہوں گے، ان عُلما کی مثل ہو جائے گا جو حسد کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوں گے، ان تاجروں کی طرح ہو جائے گا جو خیانت کے سبب جہنم میں داخل ہوں گے، ان جبریہ کی طرح ہو جائے گا جو جہالت کی وجہ سے آگ میں داخل ہوں گے، ان عبادت گزاروں کی طرح ہو جائے گا جو ریاکاری کی آفت کے سبب موردِ عذاب ہوں گے، ان مالداروں کی طرح ہو جائے گا جو تکبر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے اور ان فقرا کی طرح ہو جائے گا جو جھوٹ جیسے کبیرہ گناہ کے سبب داخل جہنم ہوں گے تو پھر کوئی جنت کا طالب کہاں سے ہوگا؟

نصیحت نمبر30:

احمق کو نصیحت کی مثال

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(۱۰۲) (پ۴، آلِ عمران: ۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اے ابن آدم! بغیر عمل کے علم بغیر بارش، چمک اور کڑک کی طرح ہے۔

☆...علم کے بغیر عمل بغیر پھل کے درخت کی طرح ہے۔

☆...عمل کے بغیر عالم کی مثال بغیر تانت کمان کی طرح ہے۔

☆...زکوۃ ادا نہ کرنے والے کی مثال پہاڑ پر نمک کاشت کرنے والے کی طرح ہے۔

☆...احمق کو نصیحت کرنا جانوروں کے گلے میں موتی اور جواہرات ڈالنے کی طرح ہے۔

☆...علم کے باوجود سخت دلی داغدار پتھر کی مانند ہے۔

☆...نصیحت کی رغبت نہ رکھنے والے کو نصیحت کرنا قبروں کے پاس بانسری بجانے کی مثل ہے۔

☆...مالِ حرام سے صدقہ کرنے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے کپڑے پر لگی گندگی کو اپنے پیشاب سے دھوئے۔

☆...دل کی صفائی کے بغیر نماز بغیر روح کے جسم کی طرح ہے۔

☆...اور بغیر توبہ کے علم والے کی مثال بغیر بنیاد عمارت کی سی ہے۔

(قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:)

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِۚ-فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۠(۹۹)(پ۹،الاعراف:۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ کی خُفی تدبیر سے بے خبر ہیں تو اللہ کی خُفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

نصیحت نمبر 31:

عظیم الشان بشارتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! تیرے دل میں میری محبت، تیرے دُنیا کی طرف میلان کے مطابق ہوگی (یعنی دِل میں جس قدر دُنیا کی محبت زیادہ ہوگی اسی

قدر اللہ تعالیٰ کی محبت کم ہوگی) کیونکہ میں کبھی کسی دِل میں اپنی اور دُنیا کی محبت کو جمع نہیں کروں گا۔

اے ابن آدم! تقویٰ اختیار کر میری معرفت حاصل ہو جائے گی۔

☆... فاقہ کشی کی عادت ڈال میرا دیدار نصیب ہو گا۔

☆... میری عبادت پر کمربستہ ہو جا میرا وصال (یعنی قرب) نصیب ہو جائے گا۔

☆... اپنے عمل کو ریا سے پاک کر تجھے اپنی محبت کا لباس پہناؤں گا۔

☆... میرے ذکر میں منہمک ہو جا اپنے ملائکہ کے سامنے تیرا ذکر کروں گا۔

اے ابن آدم! تیرے دِل میں غیر اللہ، تیری امید گاہ غیر اللہ ہے، تو کب تک کہتا رہے گا کہ اللہ تعالیٰ سب سے بلند و برتر ہے۔ حالانکہ تجھے خوف تو غیر اللہ کا ہے؟ اگر تو حق کو پہچان لیتا تو غیر اللہ تجھے تشویش میں مبتلا نہ کرتا۔ تُو صرف اللہ تعالیٰ سے ہی ڈرتا اور اس کے ذِکر سے اپنی زبان کو نہ روکتا۔ کیونکہ محض ظاہری طور پر گناہوں پر اصرار سے رُک جانا جھوٹوں کی توبہ ہے۔

اے ابن آدم! اگر تو جہنم سے ایسے ڈرتا جیسے محتاجی سے ڈرتا ہے تو میں تجھے وہاں سے مال عطا فرماتا جہاں تیرا گمان بھی نہیں۔

اے ابن آدم! اگر تو جنت کی رغبت ایسے رکھتا جیسے دُنیا کی رغبت تھی تو میں تجھے دونوں جہاں میں سعادت مند بنا دیتا۔

☆...اگر تم میرا ذکر ایسے کرتے جیسے ایک دوسرے کا کرتے ہو تو فرشتے صبح و شام تم پر سلامتی بھیجتے۔

☆...اگر تم میرے بندوں سے ایسی محبت کرتے جیسی دُنیا سے کرتے ہو تو میں تمہیں مرسلین (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کا سا انعام واکرام عطا فرماتا۔

لٰہذا اپنے دلوں کو دُنیا کی محبت سے مت بھرو کیونکہ یہ عنقریب زوال پذیر ہو جائے گی۔

نصیحت نمبر 32:

سب سے بڑی موت

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "(اے ابن آدم!) تیرا تھوڑی سی مصیبت کو برداشت کرنا جہنم کا عذاب برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔

(عذابِ جہنم کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:)

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ۗ (٦٥)

(پ١٩، الفرقان:٦٥)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اس کا عذاب گلے کا غل (پھندا) ہے۔

(اے ابن آدم!) تھوڑی سی عبادت پر ہمیشگی اپنے پیچھے ایسی طویل خوشی لائے گی

جس میں دائمی سکون و نعمتیں ہوں گی۔

اے ابنِ آدم! اس سے پہلے کہ میں تیرا رزق کسی اور کو کھلادوں، تجھ پر لازم ہے کہ اس بات کا یقین رکھ جس کا میں ضامن ہوں۔ دُنیا کو چھوڑ دے، قبل اس کے کہ میں تجھے چھوڑ دوں۔ شبہات سے چھٹکارا پالے، اس سے پہلے کہ قیامت کے دن تیری نیکیاں ختم ہو جائیں۔ ذکرِ آخرت سے اپنے دِل کو آباد رکھ کیونکہ قبر کے علاوہ تیرا کوئی اور ٹھکانہ نہیں۔

اے ابنِ آدم! جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے صدقات و خیرات میں جلدی کی۔ جو جہنم سے ڈر گیا وہ شَر سے باز آگیا اور جس نے اپنے نفس کو شہوات سے روک لیا اس نے درجات عالیہ کو پالیا۔

اے موسیٰ بن عمران (مفسر قرآن، صدرالافاضل حضرت علامہ مولٰینا مفتی سید محمد نعیم الدین مرآدآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''عمران دو ہیں ایک عمران بن یَصْھُر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے۔'') (تفسیر خزائن العرفان، پ ۳، اٰلِ عمران، تحت الایہ: ۳۵)

اگر بے وضو ہونے کی حالت میں تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو اپنے آپ کو ہی

ملامت کرنا۔

اے موسیٰ بن عمران (عَلَیْہِ السَّلَام)! نیکیوں میں مفلسی (یعنی نیکیاں نہ ہونا) سب سے بڑی موت ہے۔

اے موسیٰ بن عمران (عَلَیْہِ السَّلَام)! جس نے مشورہ نہ کیا وہ نادم ہوا اور جس نے استخارہ (یعنی مشورہ) کیا وہ شرمندہ نہ ہوا۔

نصیحت نمبر 33:

پڑوسی کے حق کی رعایت کر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "جس نے عمل کے ذریعے شہرت کی خواہش کی، وہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنی پیٹھ پر پانی لاد کر پہاڑ کی طرف منتقل کرتا ہے کہ اسے تھکاوٹ و مشقت آن لیتی ہے۔ اور اس کے عمل سے کچھ بھی قبول نہیں کیا جاتا جس طرح پہاڑ پر جتنا بھی پانی ڈالا جائے وہ نرم نہیں ہوتا۔

اے ابن آدم! اچھی طرح جان لے! میں صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہوں جو خالصتاً میری رضا کی خاطر کیا گیا ہو، پس مخلصین کے لئے خوشخبری ہے۔

اے ابن آدم! جب تو محتاجی کو (اپنی طرف) آتا دیکھے تو کہنا: صالحین کے شعار کو مرحبا۔ جب مال و دولت کو آتا دیکھے تو کہنا: گناہوں کی سزا جلد دے دی گئی۔ جب

تیرے پاس مہمان نہ آئے تو کہنا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔

اے ابن آدم! مال میرا ہے جب کہ تو میرا بندہ اور مہمان میرا قاصد ہے۔ کیا تجھے اس بات کا خوف نہیں کہ کہیں میں تجھ سے اپنی نعمت چھین نہ لوں؟ رزق کا مالک تو میں ہوں لیکن شکر تیرے ذمہ ہے اور اس کا فائدہ تجھے ہی ہوگا تو جو نعمتیں میں نے تجھے دیں ان پر میرا شکر ادا کیوں نہیں کرتا؟

اے ابن آدم! تجھ پر تین چیزیں واجب ہیں: (۱) مال کی زکوٰۃ (۲) صلہ رحمی اور (۳) اپنے اہل وعیال اور مہمانوں کو نیکی کی دعوت دینا۔ لہٰذا جو چیزیں میں نے تجھ پر واجب کی ہیں اگر تو نے ان میں کوتاہی کی تو میں تجھے تمام جہانوں کے لوگوں کے لئے عبرت بنا دوں گا۔

اے ابن آدم! اگر تو نے اپنے پڑوسی کے حق کی رعایت ایسے نہ کی جیسے اپنے اہل وعیال کے حق کی رعایت کرتا ہے تو میں نہ تو تیری طرف نظرِ رحمت کروں گا، نہ تیرا کوئی عمل قبول کروں گا اور نہ ہی تیری کوئی دُعا پوری کروں گا۔

اے ابن آدم! اپنی مثل (محتاج) مخلوق پر توکل نہ کر، ورنہ میں تجھے انہیں کے سپرد کر دوں گا اور میری مخلوق کے سامنے تکبر نہ کر کیونکہ تیری ابتدا اس نطفے (یعنی ناپاک پانی) سے ہوئی ہے جسے میں نے پیشاب کے نکلنے کی جگہ سے نکالا ہے۔

(چنانچہ، قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ (پ۳۰، الطارق: ۶۔۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جست کرتے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے۔

(اے ابن آدم!) میری حرام کردہ چیزوں کی طرف مت دیکھ کیونکہ (قبر میں) کیڑے سب سے پہلے تیری آنکھ کھائیں گے۔ یاد رکھ! حرام پر نظر اور اس کی محبت پر تیرا محاسبہ کیا جائے گا۔ اور کل بروزِ قیامت میرے حضور کھڑے ہونے کو یاد رکھ کیونکہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی تیرے رازوں سے غافل نہیں ہوتا، بے شک میں دلوں کی بات جانتا ہوں۔"

نصیحت نمبر34:

اگر تیرے گناہ ظاہر ہو گئے تو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! میری عبادت کر کیونکہ جو میری عبادت کرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو اس کا مطیع بنا دیتا ہوں۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ گزشتہ زندگی میں تو نے میری کتنی نافرمانی کی اور بقیہ زندگی میں کتنی نافرمانی کرے گا، لہٰذا میرے ذکر سے غافل نہ ہو کیونکہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میری

عبادت کر کیونکہ تو بندہ عاجز اور میں رب جلیل ہوں۔ اگر بنی آدم سے تیرے دوست اور اہل محبت تیرے گناہوں کی بو پالیں اور تیرے اُن کارناموں پر مطلع ہو جائیں جنہیں میں جانتا ہوں تو تیرے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دیں اور یہ ہو بھی سکتا ہے کیونکہ تیرے گناہوں کی بو روز بروز بڑھتی جا رہی ہے، جب کہ تیری پیدائش کے دن سے ہر روز تیری عمر گھٹتی جا رہی ہے۔

اے ابن آدم! جس شخص کی کشتی ٹوٹ جائے اور وہ لکڑی کے تختے پر سوار ہو کر لوٹے اور اسے سمندر میں موجیں گھیر لیں، تو اس کی یہ مصیبت تیری اس (یعنی گناہوں کی) مصیبت سے بڑی نہیں ہے، لہٰذا اپنے گناہوں کا یقین کر اور نیکیوں کے متعلق خطرہ میں رہ۔

اے ابن آدم! میں تیری طرف عافیت کی نگاہ فرماتا اور تیرے گناہوں کو چھپاتا ہوں حالانکہ میں تجھ سے مستغنی ہوں جب کہ تو میرا محتاج ہونے کے باوجود میری نافرمانیوں میں مبتلا ہے۔

اے ابن آدم! تو کب تک فانی دُنیا کو آباد اور باقی رہنے والی آخرت کو برباد کرنے کی کوشش میں لگا رہے گا؟

اے ابن آدم! میری مخلوق کو دھوکا بھی دیتا ہے اور ان کی ناراضی سے ڈرتا بھی ہے۔

اے ابن آدم! اگر تمام آسمانوں اور زمین والے تیرے لئے مغفرت کی دُعا کریں تو پھر بھی تجھے اپنے گناہوں پر رونا چاہئے کیونکہ تجھے نہیں معلوم کہ تو کس حال میں مجھ سے ملے گا۔

اے موسیٰ بن عمران (عَلَیْہِ السَّلَام)! میں جو کہہ رہا ہوں اسے توجہ سے سنو اور میں حق ہی کہتا ہوں: میرے بندوں میں سے کوئی بندہ بھی اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک لوگ اس کے شر، ظلم، دھوکے، چغلی، سرکشی اور حسد سے بے خوف نہ ہو جائیں۔

اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! (لوگوں سے) کہہ دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔"

(جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ- فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ-(پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

نصیحت نمبر36:

دُشمنِ اَولیا سے اعلان جنگ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا میری عبادت کرو، میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔

اے ابن آدم! جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی تحقیق اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا۔ جس نے کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جس کا میرے سوا کوئی حامی و مدد گار نہ ہو تو اس پر میرا غضب نہایت ہی سخت ہے۔ جو میری تقسیم پر راضی ہوا میں اس کے رزق میں برکت ڈال دوں گا اور دُنیا اس کے پاس ذلیل و حقیر ہو کر آئے گی اگرچہ وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔“

نصیحت نمبر35:

مساکین پر خرچ نہ کرنے کا سبب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! بے شک تو دو نعمتوں کے درمیان صبح کرتا ہے اور تو نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون سی بڑی ہے۔ لوگوں سے تیرے گناہوں کا پوشیدہ ہونا یا پھر لوگوں کا تیری تعریف و توصیف کرنا اور اگر لوگ تیرے اُن

اعمال سے واقف ہو جائیں جنہیں میں جانتا ہوں تو وہ تجھے سلام تک بھی نہ کریں۔ اور اس سے بڑھ کر نعمت یہ ہے کہ تُو عافیت میں ہے، تُو لوگوں سے مستغنی ہے جبکہ وہ تیرے محتاج ہیں اور تجھ سے لوگوں کی اذیت روک دی گئی ہے۔ لہٰذا میرا شکر کر اور میری نعمتوں کی قدر پہچان، اپنے عمل کو ریا سے پاک کر لے، خوف زدہ مسافر کے زادِ راہ کی مثل زادِ راہ لے لے اور اپنی نیکی کو میرے عرش کے نیچے رکھ دے۔

اے ابن آدم! تمہارے سخت دل، تمہارے اعمال پر اور تمہارے اعمال، تمہارے جسموں پر اور تمہارے جسم، تمہاری زبانوں پر اور تمہاری زبانیں، تمہاری آنکھوں پر روتی ہیں۔

اے ابن آدم! میرے خزانے کبھی ختم نہیں ہوں گے، تیرے خرچ کرنے کی مقدار کے برابر میں تجھے عطا فرماتا ہوں اور جس قدر تُو (میری راہ میں) خرچ کرنے سے روکتا ہے اتنی مقدار میں تجھ سے روک لیتا ہوں۔ اور میرے عطا کردہ رزق میں سے تیرا مسکینوں پر خرچ نہ کرنا تیرے بُرے گمان، محتاجی کے خوف اور مجھ پر یقین نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میں نے تیری خلقت کو رزق کے اہتمام کے ساتھ لازم کر دیا ہے، لہٰذا اگر تو رزق کا اہتمام کرتا ہے حالانکہ وہ میرا ہی عطا کردہ ہے تو (اسے میری راہ میں) خرچ کر اور میرے دیئے ہوئے رزق میں سے میرے بندوں پر خرچ کرنے کے معاملے میں بخل نہ کر کیونکہ میں تجھے اس کا عوض عطا کرنے کا ضامن ہوں اور اس

کے عوض میں ،مَیں نے تجھے اجرو ثواب عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے تو تُو کیوں میرے لکھے ہوئے میں شک کرتا ہے ؟پس جس نے نہ تو میرے وعدے پر یقین کیا اور نہ ہی میرے انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کی تصدیق کی بے شک اس نے میری رَبُوبِیَّت کا اِنکار کیا اور جس نے میری رَبُوبِیَّت کا اِنکار کیا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالوں گا۔"

نصیحت نمبر37:

توبہ میں ٹال مٹول ندامت لاتی ہے

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:"اے ابن آدم! اپنے دل پر غور کرتا رہ کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند کر۔

اے ابن آدم! تیرا جسم کمزور، زبان ہلکی اور دِل بے رحم ہے۔

اے ابن آدم! تیری انتہا موت ہے لٰہذا اس کے آنے سے پہلے پہلے اس کے لئے تیاری کرلے۔

اے ابن آدم! میں نے تیرے اعضاء میں سے ہر عضو کے ساتھ اس کے حصہ (یعنی آنکھ کے لئے دیکھنا اور کان کے لئے سننا وغیرہ) کو بھی پیدا کر دیا۔

اے ابن آدم! اگر میں تجھے گونگا پیدا کرتا تو تُو قوت گویائی کی حسرت کرتا، اور اگر بہرا

پیدا کرتا تو تُو سماعت کی حسرت کرتا۔ لہٰذا خود پر میری نعمت کی قدر و قیمت پہچان اور میرا شکر ادا کر، ناشکری نہ کر کیونکہ (تجھے) میری طرف ہی لوٹنا ہے۔

اے ابن آدم! میں نے تیری قسمت میں جو کچھ لکھ دیا ہے اس کی طلب میں خود کو (ضرورت سے زیادہ) نہ تھکا۔ کیونکہ جو کچھ تیرے نصیب میں لکھا جا چکا ہے وہ تجھے مل کر رہے گا یہاں تک کہ تو اسے پورا پورا حاصل کر لے گا۔

اے ابن آدم! میرے نام کی جھوٹی قسمیں نہ کھانا کیونکہ جس نے میرے نام کی جھوٹی قسم کھائی میں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔

اے ابن آدم! جب تو میرا ہی عطا کردہ رزق کھاتا ہے تو پھر میری اطاعت و فرمانبرداری بھی کر۔

اے ابن آدم! مجھ سے اگلے دن کے رزق کا مطالبہ نہ کر کیونکہ میں تجھ سے اگلے دن کے عمل کا مطالبہ نہیں کرتا۔

اے ابن آدم! اگر میں اپنے بندوں میں سے کسی کے لئے مالِ دُنیا کا حصول روا رکھتا تو اپنے انبیاء کے لئے رکھتا تاکہ وہ میرے بندوں کو میری اطاعت اور میرا حکم قائم کرنے کی طرف بلاتے۔

اے ابن آدم! موت کے آنے سے پہلے اپنے لئے نیک عمل (کا ذخیرہ) کر لے اور خطا تجھے ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے رکھے کیونکہ اس کے فوراً بعد سفر ہے۔ زندگی اور

لمبی اُمیدیں تجھے توبہ سے غافل نہ کردیں کیونکہ توبہ میں ٹال مٹول کرنے پر تُو اس وقت نادم ہو گا جب ندامت تجھے کچھ فائدہ نہ دے گی۔

اے ابن آدم! اگر میرے دیئے ہوئے مال میں سے تُو نے میرا حق ادا نہ کیا اور فقرا کو ان کا حق نہ دیا تو تجھ پر کسی بے رحم کو مسلط کر دیا جائے گا جو اسے تجھ سے چھین لے گا اور میں تجھے اس پر کچھ بھی ثواب عطا نہیں کروں گا۔

اے ابن آدم! اگر تجھے میری رحمت چاہئے تو خود پر میری اطاعت لازم کرلے اور اگر میرے عذاب کا خوف ہے تو میری نافرمانی سے باز آجا۔

اے ابن آدم! میں تیرے تھوڑے سے عمل پر بھی راضی ہوں جب کہ تُو میرے کثیر رزق پر بھی راضی نہیں۔

اے ابن آدم! جب تو مال حاصل کرلے تو حساب وکتاب کو یاد رکھنا۔

☆ ...اور جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو بھوکے کو یاد رکھنا۔

☆ ...جب تیرا نفس تجھے کمزور شخص پر قدرت (غلبہ) پانے کی دعوت دے تو خود پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد کرلینا کہ اگر وہ چاہے تو اسے ضرور (تجھ پر) مسلط کردے گا۔

☆ ...جب تجھ پر کوئی بلا و آزمائش نازل ہو تو ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم'' سے مدد طلب کرنا۔

☆ ...جب بیمار ہوجائے تو صدقہ وخیرات سے اپنا علاج کرنا۔

☆...اور جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو" اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن" پڑھ لینا۔"

(ماخذ نصیحتوں کے پھول، صفحہ نمبر:20،)

نصیحت نمبر38:

قبر کا رفیق

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "اے ابن آدم! نیکی کر کیونکہ یہ جنت کی چابی ہے اور اُسی کی طرف رہنمائی کرے گی۔ برائی سے اجتناب کر کیونکہ یہ جہنم کی چابی ہے اور اُسی کی طرف لے جائے گی۔

اے ابن آدم! یہ بات اچھی طرح جان لے! کہ خرابی پر تجھے تنبیہ (کی جاتی) ہے۔ بے شک تیری عمر خراب ہونے کے لئے، جسم مٹی کے لئے، اور جو کچھ تو نے جمع کیا ہے وہ وُرَثا کے لئے اور عیش و آرام دوسروں کے لئے ہے جب کہ حساب و کتاب تجھ پر لازم اور سزا و ندامت تیرے لئے ہے۔ اور قبر میں تیرا رفیق صرف تیرا عمل ہی ہے لہٰذا تُو خود اپنا محاسبہ کر قبل اس کے کہ تیرا محاسبہ کیا جائے۔ میری اطاعت کو لازم کر لے، میری نافرمانی سے رُک جا اور میری عطا پر راضی ہو کر شکر گزاروں میں سے ہو جا۔

اے ابن آدم! جس نے ہنس ہنس کر گناہ کئے میں اسے رُلا رُلا کر جہنم میں ڈالوں گا

اور جو میرے خوف سے روتا رہا میں اسے خوش کر کے جنت میں داخل کروں گا۔

اے ابن آدم! کتنے غنی ایسے ہیں جو روزِ حساب محتاجی و مفلسی کی تمنا کریں گے ؟

☆ ...کتنے بے رحم ایسے ہیں جنہیں موت ذلیل ورسوا کر دے گی؟

☆ ...کتنی شیریں چیزیں ایسی ہیں جنہیں موت تلخ کر دے گی؟

☆ ... نعمتوں پر کتنی خوشیاں ایسی ہیں کہ جنہیں موت گدلا کر دے گی؟

☆ ...کتنی خوشیاں ایسی ہیں جو اپنے بعد طویل غم لائیں گی؟

اے ابن آدم! موت (کی سختیوں) کے متعلق جو کچھ تم جانتے ہو اگر چوپائے جان لیں تو کھانا پینا چھوڑ دیں حتٰی کہ بھوکے پیاسے مر جائیں۔

اے ابن آدم! اگر موت اور اس کی شدت کے علاوہ کوئی اور سختی تم پر مقرر نہ کی جاتی تو بھی دن اور رات کے سکون کو ترک کر دینا تجھ پر لازم ہے۔ اور ایسا کیونکر نہ ہو جب کہ اس کے بعد کا معاملہ اس سے بھی سخت تر ہے۔

اے ابن آدم! آخرت میں ملنے والی نعمتوں (کے حصول) کی خاطر موت کی حقیقت کو پیش نظر رکھ اور جو نیکی نہ کر سکے اس پر تجھے افسردہ ہونا چاہئے۔ دُنیا کی جو نعمتیں تجھے ملیں ان پر خوش مت ہونا اور جو نہ ملیں ان پر افسوس مت کرنا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، اسی کی طرف لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ اٹھاؤں گا، لہٰذا دُنیا کو الوداع کہہ دے اور موت کی تیاری میں لگ جا۔ اور اچھی

طرح جان لے! کہ جب میں کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو دُنیا کو اس سے دور اور اسے آخرت کے کاموں میں مصروف کر کے دُنیا کے عیوب اس پر آشکار کر دیتا ہوں تو وہ ان سے بچ کر جنّتیوں والے کام کرنے لگتا ہے پھر (آخرت میں) مَیں اسے محض اپنی رحمت سے داخلِ جنت کروں گا۔ اور جب میں کسی بندے کو ناپسند کرتا ہوں تو دُنیا کے ذریعے اسے، اپنی ذات سے غافل کر کے دُنیا کے کاموں میں مشغول کر دیتا ہوں تو وہ دوزخیوں والے کاموں میں لگ جاتا ہے پھر (آخرت میں) مَیں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللہ تعالی)

اے ابن آدم! ہر عمر فانی ہے اگر چہ طویل ہو، اور دُنیا تو سایہ دار چیز کے سائے کی مانند ہے جو تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا جاتا اور پھر تیرے پاس دوبارہ لوٹ کر نہیں آتا۔

اے ابن آدم! میں نے ہی تجھے پیدا کیا، میں ہی تجھے رزق دیتا ہوں، میں نے ہی تجھے زندگی عطا کی، میں ہی تجھے موت دوں گا، میں ہی تجھے دوبارہ اٹھاؤں گا اور میں ہی تیرا محاسبہ کروں گا پس اگر تُو نے کوئی برائی کی تو اسے دیکھے گا باوجود یہ کہ تُو اپنی جان کے نفع ونقصان، موت وحیات اور مرنے کے بعد اٹھنے کا مالک بھی نہیں۔

اے ابن آدم! میری اطاعت وعبادت میں لگ جا اور رِزق کی فکر نہ کر کیونکہ رزق کے معاملے میں مَیں تجھے کفایت کروں گا اور کسی ایسی چیز کا غم نہ کر جس کی تجھے حاجت نہیں۔

اے ابن آدم! جیسے تو عمل کئے بغیر اس کا ثواب نہیں پا سکتا ایسے ہی اس چیز کی تمنا کیوں کرتا ہے جو تیری طاقت وقدرت میں نہیں؟

اے ابن آدم! جس کا راستہ موت ہو وہ دُنیا پر کیسے خوش ہو سکتا ہے؟ اور جس کا گھر قبر ہو وہ دُنیا میں اپنے گھر کے اندر کیسے خوش رہ سکتا ہے؟

اے ابن آدم! تھوڑے رزق پر تیرا شکر گزار ہونا، کثیر رزق پر ناشکرا ہونے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

اے ابن آدم! تیرا بہترین مال وہ ہے جو تو (صدقہ کرکے) آگے بھیج چکا اور بدترین مال وہ ہے جو تو نے دُنیا میں چھوڑا، لہٰذا موت آنے سے پہلے (اپنی نجات کے لئے) کچھ بھلائی آگے بھیج دے، اسے تو میرے پاس پالے گا۔

اے ابن آدم! غمزدہ کے غم کو میں ہی دور کرتا ہوں، مغفرت کے طالب کی بخشش میں ہی کرتا ہوں، توبہ کرنے والے کو گناہوں سے میں ہی روکتا ہوں، لباس سے محروم کو میں ہی کپڑے پہناتا ہوں، خوفزدہ کے خوف کو میں ہی دور کرتا ہوں، بھوکے کا پیٹ میں ہی بھرتا ہوں۔ جب میرا بندہ میری اطاعت وفرمانبرداری کرتا اور میرے حکم پر راضی رہتا ہے تو میں اس کا معاملہ آسان، اس کی پیٹھ مضبوط اور اس کا سینہ کشادہ فرما دیتا ہوں۔

اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جو فقیروں اور یتیموں کے مال کے ذریعے (یعنی

چھین کر) مالدار بنے گا، مَیں اسے دُنیا میں محتاج اور آخرت میں گرفتارِ عذاب کروں گا۔ اور جس نے فقرا اور کمزوروں پر ظلم و زیادتی کی میں اسے تباہ برباد کر دوں گا اور اسے جہنم میں داخل کروں گا۔''

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰىۙ(۱۸) صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى۠(۱۹) (پ۳۰، الاعلیٰ: ۱۸۔۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ اگلے صحیفوں میں ہے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

نصیحت نمبر39:

نصیحت کس پر اَثر نہیں کرتی؟

اے ابنِ آدم! نصیحت کرنا تو بہت آسان ہے... مگر اس کو قبول کرنا (یعنی اس پر عمل کرنا) بہت ہی مشکل ہے... کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غَلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں... بالخصوص اُس رسمی طالب علم کو نصیحت زیادہ کڑوی لگتی ہے جو اپنی واہ واہ چاہنے اور دنیاوی شہرت کے حصول میں مگن ہو... کیونکہ وہ اس گمانِ فاسد میں مُبتَلا ہوتا ہے کہ ''اسے کامیابی اور

آخرت میں نجات کے لئے صرف علم ہی کافی ہے اور عمل کی کوئی ضرورت نہیں"... حالانکہ یہ تو فلسفیوں کا نظریہ ہے...اور یہ شخص اِتنا بھی نہیں جانتا کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا آخرت میں شدید پکڑ کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

"اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَا یَنْفَعُہُ اللہُ بِعِلْمِہٖ

یعنی: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالم کو ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے اُس کے علم کے سبب کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔" (شعب الایمان للبیہقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج۲، ص۲۸۵.)

سیِّدُ الطَّائِفہ حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: "اے ابو القاسم! کچھ اِرشاد فرمائیے (بعدِ وفات کیا بیتی؟)۔" فرمایا:

"علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات (کی تنہائی) میں ادا کی جانے والی چند رکعتوں نے خوب فائدہ پہنچایا۔"

نصیحت نمبر 40:

حُصولِ علم و مطالعہ کا مقصد

اے ابنِ آدم! تم کتنی ہی راتیں جاگ کر حُصولِ علم میں مشغول و مصروف رہے... اور (اس کُتُب بینی کے شوق میں) اپنے اوپر نیند کو حرام کئے رکھا... میں نہیں جانتا کہ تمہاری اس محنت و مشقت کا سبب کیا تھا؟... اگر تمہاری نیت دنیوی ساز و سامان اور مال و دولت حاصل کرنے... دنیوی منصب اور عہدے پانے... اور ہم عصر لوگوں پر اپنی برتری اور بڑائی ظاہر کرنے کی تھی تو (کان کھول کر سُن لو!) تمہارے لئے ہلاکت و بربادی ہے... اور اگر ان شب بیداریوں میں تمہاری نیت یہ تھی کہ تم اللہ تعالی کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا پیغام عام کرو گے... اپنے کردار و اَخلاق کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالو گے... اور ہمیشہ برائی کی طرف بُلانے والے نفس اَمّارہ کی شرارتوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرو گے تو تمہیں مُبارک ہو... اور سعادت مندی نصیب ہو۔

کسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے:

سَهَرُ الْعُيُوْنِ لِغَيْرِ وَجْهِكَ ضَائِعٌ
وَبُكَاؤُهُنَّ لِغَيْرِ فَقْدِكَ بَاطِلٌ

ترجمہ: تیرے رُخِ زیبا کے دیدار کے علاوہ کسی غیر کے لئے ان آنکھوں کا جاگتے رہنا بیکار ہے اور تیرے علاوہ کسی اور کے فِراق میں ان کا رونا باطل و عبث ہے۔

اے ابنِ آدم عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَیِّتٌ وَ أَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ تُجْزٰی بِهٖ

یعنی: جیسے چاہے زندگی گزارو آخر کار تمہیں مرنا ہے... جس سے چاہو محبت کرو ایک نہ ایک دن تم اس سے جدا ہو جاؤ گے... اور جیسا چاہے عمل کرو بالآخر اس کا بدلہ ضرور دیئے جاؤ گے۔

اے ابنِ آدم! علمِ کلام و مُناظَرہ، علمِ طب، علمِ دَواوین و اَشعار، علمِ نُجُوم و عُروض، علمِ نَحو و صَرف (جن کے حاصل کرنے کا مقصد اگر دنیوی شُہرت کا حُصُول اور لوگوں پر اپنی بڑائی و برتری کا اِظہار تھا) تو سوائے اللہ تعالی کی ناراضی میں اپنی عُمر کا قیمتی وقت ضائع کرنے کے تیرے ہاتھ کیا آیا؟

نصیحت نمبر 41:

نصیحت کے غَلَط اور دُرست طریقے

خوش طبعی میں مگن لوگوں کو وعظ کرنا

اے ابنِ آدم! وَعظ و نصیحت پر مبنی بیانات کرنا اگرچہ ایک اَچھّا کام ہے مگر اس

حوالے سے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی یہ نصیحت یاد رکھئے کہ میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی خوش طبعی کی باتوں میں مَصروف ہوں تو تم ان کی بات کاٹ کر اپنی تقریر شروع کر دو کہ وہ پریشان ہو کر رہ جائیں۔ بلکہ خاموشی اِختِیار کرو اور اگر وہ تم سے وَعظ کرنے کو کہیں تو ہی کرو۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب مایکرہ من السجع... الخ، ص۱۵۶۵، حدیث:۶۳۳۷)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: یہ ایک نصیحت ہے جس پر واعِظ کو کاربند رہنا چاہیے کہ جہاں لوگ کلام یا کام میں مَشْغُول ہوں تو ان کے کلام و کام بند نہ کردو۔ وَعظ شروع نہ کردو کہ اس صُورَت میں اگرچہ وہ کچھ نہ کہیں مگر دِل میں تکلیف مَحْسُوس کریں گے، نیز اس میں عِلْم اور عالِم کی اِہانَت بھی ہے۔ اس سے وہ واعِظین عِبرَت پکڑیں جو تیز لاؤڈ سپیکروں پر آدھی آدھی رات تک تقریریں کرکے مزدوروں، بیماروں کو پریشان کرتے ہیں، ساری بستی کو جگاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ پھر عوام حُکُومَت کو درخواستیں دیتے ہیں جس پر دفعہ 144 نافِذ کی جاتی ہے۔ کتنی بڑی ذِلّت اور عِلْم کی توہین ہے، اگر یہ واعِظین اسی فرمان پر عَمَل کرتے تو یہ نَوبَت کیوں آتی۔ حُکّام اور افسران خود ان سے عِلْم سیکھنے ان کی خِدْمَت میں حاضِر ہوتے۔ (مراۃ المناجیح، علم کی کتاب، تیسری فصل، ۲۱۷/۱)

نصیحت نمبر 42:

گناہوں پر کسی کو عار دلانا

اے ابنِ آدم !نصیحت اگرچہ کارِ ثواب ہے مگر وُہی نصیحت تاثیر کا تیر بن کر دوسروں کے دِلوں میں پیوست ہوتی ہے جس کا طریقہ دُرُست ہو،کیونکہ نصیحت سے جہاں نیکیاں کرنے کی رَغبت پیدا ہوتی ہے وُہیں دِلوں میں گناہوں سے نَفرت بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھئے !کسی کو اس کے گناہوں پر عار دِلاتے ہوئے نصیحت کرنا دُرُست نہیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومِن پردہ پوشی اور نصیحت کرتا ہے جبکہ اس کے برعکس فاسِق وفاجِر بدنام کرتا اور شَرم و عار دِلاتا ہے۔ (جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم، الحدیث السابع الدین النصیحۃ،۱/۲۲۵)

اور کسی کو اس کے گناہوں پر عار دِلانے کے مُتَعَلِّق سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کے (کسی ایسے) گناہ کے ذریعے عار دِلائے (جس سے وہ توبہ کر چکا ہو) تو وہ عار دِلانے والا اس وَقْت تک نہیں مرے گا جب تک خود وہ گناہ نہ کرلے۔ (ترمذی، ابواب صفة القیامة و الرقائق و الورع، ۴۸-باب، ص ۵۹۲، حدیث: ۲۵۰۵)

نصیحت نمبر 43:

کسی کے سامنے نصیحت کرنا

اے ابنِ آدم !کسی کو ڈانٹ ڈپٹ کر یا سب کے سامنے نصیحت کرنے سے بھی نصیحت پُر تاثیر نہیں رہتی۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے: جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اسے ذلیل کیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اسے آراستہ کیا۔(تنبیہ الغافلین ، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص ۴۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: دوست کا ایک حَق یہ بھی ہے کہ اسے اَچھّی بات بتائی جائے اور نصیحت کی جائے۔ کیونکہ دوست کو عِلْم کی بھی اتنی ہی حاجَت ہوتی ہے جس قَدْر کہ مال کی۔ اگر آپ کا سینہ عِلْم کے زیور سے آراستہ ہے تو آپ پر لازِم ہے کہ اپنے دوست کو ہر وہ بات بتائیے جس کی اسے دین و دنیا میں حاجَت ہے۔ عِلْم سِکھانے اور رہنمائی کے بعد اگر وہ عِلْم کے مُطابِق عَمَل نہ کرے تو اب آپ پر لازِم ہے کہ اسے نصیحت کیجئے، وہ جن کاموں میں مبتلا ہے ان کی آفات اور ترک کرنے کے فوائد بتائیے اور ان کاموں کی وجہ سے دنیا و آخِرت میں ہونے والے نقصانات بیان کر کے بھی اسے ڈرائیے تاکہ وہ اپنی مَذمُوم حرکات سے باز آئے، اس

کے عُیُوب پر اسے تنبیہ کیجئے، بُرے اَفعال کی بُرائی اور اَچھّے اَفعال کی اَچھّائی اس کے دِل میں راسِخ کیجئے، لیکن یہ تمام کام تنہائی میں کیجئے کہ اس پر کوئی اور مُطّلَع نہ ہو کیونکہ جو کلام لوگوں کے مَجمع میں کیا جائے اسے ڈانٹ ڈپٹ اور بے عزّتی شُمار کیا جاتا ہے اور جو بات تنہائی میں کی جائے وہ شفقت اور نصیحت سمجھی جاتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْکافی فرماتے ہیں: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اس نے اسے نصیحت کی اور زِینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا اس نے اسے رُسوا و بدنام کیا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، الباب الثانی فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، الحق الرابع، ۲/۲۲۵ بتصرف)

نصیحت نمبر 44:

دُرُست طریقے سے کی گئی نصیحت کی تاثیر

اِمامِ اَجَلّ حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو طالِب مکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی کتاب قُوتُ الْقُلُوب میں نصیحت کے مُتَعَلِّق جو کچھ نقْل فرمایا ہے، کچھ تصرّف کے ساتھ آپ کی خِدمَت میں پیش ہے۔ چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نصیحت کا دُرُست طریقہ یہ ہے کہ جس کی خَیر خواہی مَقْصُود ہو اسے تنہائی میں نصیحت کیجئے، لوگوں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ کیجئے نہ کسی غیر کو اس کا عیب بتایئے، جیسا کہ ایک قول

ہے: مومنوں کی نصیحتیں ان کے کانوں میں ہوتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحمۃُ الحَنَّان فرماتے ہیں: مجھے حضرت سَیِّدُنا میمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن نے فرمایا: میں جس بات کو ناپسند کرتا ہوں وہ میرے سامنے کہا کرو، کیونکہ کوئی شخص اپنے بھائی کا خَیر خواہ اس وَقت ہی شُمار ہوتا ہے جب وہ اس کی ناپسندیدہ بات اس کے منہ پر کہدے۔ (قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی الاخوۃ فی اللہ...الخ، ۲/۷۰۳)

اے ابنِ آدم! اگر کوئی آپ کو نصیحت کرے اور اس وجہ سے آپ کے دِل میں اس کی مَحبَّت بڑھے تو گویا آپ اس کو اپنی خیر خواہ سمجھتی ہیں اور اگر ناگواری مَحسُوس کریں تو گویا آپ اسے اپنی خیر خواہی نہیں سمجھتیں۔

کسی بزرگ کا فرمان ہے کہ میرے نزدیک مَحبُوب ترین وہ شخص ہے جو مجھے میرے عُیُوب سے آگاہ کرے۔ اسی طرح اَمیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے بھائیوں کی طرف سے عُیُوب پر آگاہ کرنے کو انکی طرف سے تحفہ خَیال کرتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رَحم فرمائے جو اپنے بھائی کو عیب پر آگاہ کرنے کی صُورَت میں اسے تحفہ دیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا مِسْعَر بِن کِدام عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ السَّلَام سے عَرض کی گئی: کیا آپ اس آدمی کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عُیُوب سے آگاہ کرے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر وہ تنہائی میں مجھے نصیحت کرے تو ٹھیک ہے اور اگر لوگوں کے سامنے سمجھائے تو نہیں۔ (المرجع السابق)

نصیحت نمبر46:

اِصلاح کا حسین انداز

اے ابنِ آدم! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کسی کی کوئی ناگوار بات مَعْلُوم ہوتی تو اُس کا پردہ رکھتے ہوئے اُس کی اِصلاح کا یہ حسین انداز ہوتا کہ یوں اِرشَاد فرماتے: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا؟ یعنی لوگوں کو کیا ہوگیا جو ایسی ایسی بات کہتے ہیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن العشرۃ، ص ۷۵۴، حدیث: ۴۷۸۸)

کاش! ہمیں بھی اِصلاح کا ڈھنگ آجائے، ہمارا تو اکثر حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بِلا ضَرورتِ شرعی سب کے سامنے نام لے کر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اِس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پولیں بھی کھول کر رکھ دیں گے، اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اسے ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اِس طرح سُدھار پیدا ہوگا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟

یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والے چپ ہوگئے یا مان گئے تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بُغض و کینہ اور غیبت و تہمت وغیرہ کے دروازے کھول سکتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدَتنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: جس کسی نے اپنی دینی بہن کو عَلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چپکے

سے کی تو اُسے زینت بخشی۔[3](شعب الایمان، ۵۳-باب فی التعاون علی البر والتقوی، ۶/۱۱۲، حدیث:۷۶۴۱ بتغیر)

البتہ اگر پوشیدہ نصیحت نَفْع نہ دے تو پھر (مَوْقَع اور مَنْصَب کی مُناسَبَت سے) عَلانیہ نصیحت کرے۔(تنبیہ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص ۴۸)

نصیحت نمبر 45:

نصیحت و فضیحت میں فرق

اے ابنِ آدم! اِمامِ اَجَلّ حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو طالِب مکّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سَلَف صالِحین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ کسی کی کوئی ناپسندیدہ حَرَکت دیکھتے تو تنہائی میں اسے سمجھاتے یا اس حوالے سے اسے مَکْتُوب لکھتے، کیونکہ نصیحت و فضیحت میں یہی فَرَق ہے یعنی ناپسندیدہ بات پر تنہائی میں سمجھانا نصیحت اور سب کے سامنے سمجھانا فضیحت (رُسوائی) کہلاتا ہے اور ایسا بہُت ہی کم ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے کسی کو سمجھاتے ہوئے رَضائے الٰہی کی نِیَّت بھی دُرُسْت ہو، کیونکہ یہ اِنْتِہائی بُرا طریقہ ہے۔

نصیحت نمبر48:

چار ہزار اَحادیث میں سے صرف ایک

حضرت سَیِّدُنا شیخ شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اِرشاد فرمایا کہ میں نے 400 عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی خدمت میں رہ کر 4 ہزار اَحادیثِ مبارکہ پڑھیں اور پھر ان میں سے صرف ایک حدیث شریف کو منتخب کیا اور اس پر عمل کرنے لگا کیونکہ میں نے اس حدیثِ پاک میں خوب غور و فکر کیا تو عذاب سے چھٹکارا اور اپنی نجات و کامیابی اور عُلُومِ اوّلین و آخرین کو اس میں موجود پایا۔ لہٰذا اس حدیث شریف کو عمل کے لئے کافی سمجھا اور وہ عظیم الشان حدیثِ پاک یہ ہے:

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرشاد فرمایا:

"اِعْمَلْ لِدُنْیَاكَ بِقَدْرِ مَقَامِكَ فِيْهَا وَ اعْمَلْ لِآخِرَتِكَ بِقَدْرِ بَقَاءِكَ فِيْهَا وَاعْمَلْ لِلّٰهِ بِقَدْرِ حَاجَتِكَ اِلَيْهِ وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِكَ عَلَيْهَا

یعنی: جتنا دُنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کے لئے اور جتنا عرصہ آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کے لئے عمل کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل (یعنی عبادت) کر جتنا کہ تُو اس کا

محتاج ہے اور دوزخ کی آگ کے لئے اتنا عمل (یعنی گناہ) کر جتنا تو برداشت کر سکے۔"

(تفسیر روح البیان، سورہ ص، تحت الآیۃ:۲۹، ج۸، ص۲۵)

اے ابنِ آدم! جب تم اس حدیثِ پاک پر عمل کرو گے تو پھر تمہیں کثرتِ علم کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

نصیحت نمبر 47:

اِطاعت وعبادت کی حقیقت

اے ابنِ آدم! علم کا حاصل یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اِطاعت وعبادت کیا ہے؟

یاد رکھو کہ اَوامر ونَواہی (یعنی فرض و واجب اور حرام و مکروہ) میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِتباع کا نام اِطاعت وعبادت ہے خواہ ان کا تعلق گفتار سے ہو یا کردار سے... یعنی تمہارا کچھ بولنا یا نہ بولنا اور کچھ کرنا یا نہ کرنا سب کچھ شریعت کے مطابق ہونا چاہیے... مثلاً اگر تم عیدالفطر کے دن یا اَیّامِ تشریق (یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام) میں روزے رکھو گے تو گناہ گار ہو گے... یا غصب شدہ کپڑوں میں نماز پڑھو گے تو گناہ گار ہو گے... حالانکہ روزہ ہو یا نماز عبادت ہی ہے (مگر شریعت نے اس انداز میں ان کی اِجازت نہیں دی)۔

اے ابنِ آدم ! الغرض تمہارے قول و فعل کو شریعت کے مطابق ہونا چاہئے... کیونکہ جو علم و عمل شریعت کے مطابق نہ ہو گمراہی ہے... اور (نام نہاد) صوفیوں کی طامات (طامّات سے مراد نام نہاد صوفیوں کی وہ تاویلات ہیں جو وہ بغیر کسی شرعی دلیل کے کرتے ہیں۔)

و شطحیات سے دھوکہ نہ کھانا... اس لئے کہ سُلُوک کی منزلیں تو نفس کی لذتوں اور خواہشات کو مجاہدے کی تلوار سے کاٹنے سے طے ہوتی ہیں نہ کہ (ان نام نہاد صوفیوں کی) بے سروپا اور فضول بکواس سے (کیونکہ اللہ تعالی کا دوست بننے کے لئے تجھے پیرِ کامل کی تربیت کے مطابق مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ جبکہ کسی بے عمل صوفی کی شعبدہ بازیوں سے متاثر ہو کر اسے اپنی کامیابی اور منزل تک رسائی کے لئے کافی قرار دینا سوائے بے وقوفی کے کچھ نہیں) اور اس بات کو بھی بخوبی سمجھ لے! زبان کا بے باک ہونا اور دل کا غفلت و شہوت سے بھرا ہونا اور دنیاوی خیالات ہی میں ڈوبا رہنا شقاوت و بدبختی کی علامت ہے۔ جب تک نفس کی خواہشات کو کامل مجاہدہ و ریاضت سے ختم نہیں کرے گا اس وقت تک تیرے دل میں معرفت کے انوار نہیں جگمگائے گے

نصیحت نمبر 49:

مناظرے کی اِجازت کب ہے ؟

اگر تمہارا کسی شخص یا کسی قوم سے کسی مسئلہ میں اِختلاف ہو جائے... اور تمہارا اِرادہ حق کو ظاہر کرنا ہو... کہ خاموش رہنے کی وجہ سے کہیں حق ضائع نہ ہو جائے... تو اب مناظرے و گفتگو کی اِجازت ہے... مگر یاد رکھو کہ اِرادے اور نیّت کے درست ہونے کی دو علامات ہیں: (1)... یہ فرق نہ کرنا کہ حق تمہاری زبان سے ظاہر ہوتا ہے یا کسی دوسرے کی۔ (2)... کثیر مجمع کے بجائے تنہائی میں اس مسئلے پر بحث کو بہتر سمجھنا۔ (اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو یقین کر لینا کہ شیطان لعین اس بظاہر نیک کام کی آڑ میں تمہیں کافی سارے خطرات و مشکلات میں پھنسانا چاہتا ہے)۔ (ماخذ بیٹے کو نصیحت صفحہ نمبر 15)

نصیحت نمبر 50:

دعائے خاص

اے ابنِ آدم! میں نے اس رسالہ نما مکتوب میں تمہارے سوالوں کے جوابات لکھ دیئے ہیں ... اب تم ان پر عمل کرنا شروع کر دو اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد

رکھنا...اور تم نے دُعا کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے...میں صحیح اَحادیثِ مبارکہ سے ماخوذ دعا تمہیں بتاتا ہوں...یہ دُعا اپنے قیمتی اَوقات بالخصوص ہر نماز کے بعد مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ النِّعْمَةِ تَمَامَهَا وَمِنَ الْعِصْمَةِ دَوَامَهَا وَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلَهَا وَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلَهَا وَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الْعُمُرِ اَسْعَدَهٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهٗ وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَعَمَّهٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَهٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَهٗ.اَللّٰهُمَّ كُنْ لَّنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا.اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَةِ آجَالَنَا وَحَقِّقْ بِالزِّيَادَةِ آمَالَنَا وَاقْرِنْ بِالْعَافِيَةِ غُدُوَّنَا وَآصَالَنَا وَاجْعَلْ اِلٰى رَحْمَتِكَ مَصِيْرَنَا وَمَآلَنَا وَاصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِكَ عَلٰى ذُنُوْبِنَا وَمُنَّ عَلَيْنَا بِاِصْلَاحِ عُيُوْبِنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَنَا وَفِیْ دِيْنِكَ اِجْتِهَادَنَا وَعَلَيْكَ تَوَكُّلُنَا وَاِعْتِمَادُنَا.اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى نَهْجِ الْاِسْتِقَامَةِ وَاَعِذْنَا فِی الدُّنْيَا مِنْ مُوْجِبَاتِ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَفِّفْ عَنَّا ثِقْلَ الْاَوْزَارِ وَارْزُقْنَا عِيْشَةَ الْاَبْرَارِ وَاكْفِنَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَمَشَايِخِنَا مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ

یَاغَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَاحَلِیْمُ یَاجَبَّارُ یَااَللّٰهُ یَااَللّٰهُ یَااَللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَ یَااَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا آخِرَالْآخِرِیْنَ وَیَاذَاالْقُوَّةِ الْمَتِیْنَ وَیَارَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

یعنی: اے اللہ تعالی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کامل نعمت... دائمی عصمت (یعنی ہمیشہ کی پاکدامنی)... اور ایسی رحمت کا جو میرے تمام اُمور و معاملات کو شامل ہو... اور تجھ سے دائمی خیر و عافیت... خوشحال زندگی سعادتوں سے بھرپور لمبی طویل عمر... کامل و مکمل احسان... ہر حال میں اِنعام واِکرام... فضل و کرم... اور ایسا لطف وعطا مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ کے مزید قریب کردے۔

☆...اے اللہ تعالی! ہماری مدد فرما... ہر نقصان سے محفوظ و مامون فرما... ہمیں سعادت وعافیت کی موت عطا ہو... ہماری اُمیدیں پوری فرما بلکہ اُمیدوں سے بڑھ کر عطا فرما... ہماری صبح و شام کو عافیت سے ہم کنار فرما... ہمارا اَنجام واِختتام اپنی رحمت کی جانب فرما... ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنی مغفرت کی بارش برسادے... ہمارے عیبوں کی اِصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما... تقویٰ و پرہیز گاری ہمارا زادِ راہ بنادے... تیرے دین کی سربلندی کے لئے ہماری ہر کوشش قبول فرما... تجھی پر ہمارا بھروسا ہے... اور تو ہی ہمارا سہارا ہے۔

☆...اے اللہ تعالیٰ! ہمیں راہِ اِستقامت پر ثابت قدم رکھنا...روزِ حشر شرمندگی کا باعث بننے والے اَعمال سے بچا...گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما...نیک لوگوں جیسی زندگی عطا فرما...اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا...بُرے لوگوں کے شر سے بچا۔

☆...اے اللہ تعالیٰ! ہمیں، ہمارے آباؤ اَجداد، ہماری ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ہمارے مشائخِ عُظّام واَساتذہ کرام کو جہنّم کی آگ سے محفوظ فرما

...یَاعَزِیْزُ. یَاغَفَّار...یَا کَرِیْمُ. یَاسَتَّار یَاعَلِیْمُ. یَاجَبَّار...یَااللّٰهُ! یَااللّٰهُ! یَااللّٰهُ!...بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

☆...اے ہر اوّل سے پہلے!...اے ہر آخر کے بعد موجود رہنے والے!...اے طاقت وقوت والے!...اے مسکینوں پر عنایتیں کرنے والے!...اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے!...لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ۔

تَمَّتْ بِالْخَیْر

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

عبدالمذنب: محمد شاہ رخ رضا قادری

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بنٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد1)	ازقلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	ازقلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	ازقلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	ازقلم محمد ساجد مدنی
عبدالسلام نامی علماو مشائخ	ازقلم (مفتی) غلام سبحانی نازشؔ مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	ازقلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت واہمیت	ازقلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	ازقلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	ازقلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری وفنی جائزہ	ازقلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	ازقلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	ازقلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	ازقلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابو الفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	از قلم ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	از قلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں — از قلم محمد عبد السبحان عطاری مدنی
مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں — از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی
قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل — از قلم غلام معین الدین قادری
اہل علم کے فضائل — از قلم اسامہ نعیم عطاری

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.
Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog
Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**
E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in
E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.
Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

BOOKS

PS graphics

ایمان افروز پچاس 50

نصیحتیں

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)